Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 10

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

13 جمادی الاوّل 1436 ہجری 5 امان 1394 ہش 5 مارچ 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک قسم کے معارف اور اسرار موجود ہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید کی جامعیت:

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں۔ آج کل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بہت کچھ زور مارا اور لکھا ہے لیکن جو کچھ کہا اور لکھا وہ اسلام کے خدا کی بابت ہی لکھا ہے۔ نہ کہ ایک مردہ، مصلوب اور عاجز خدا کی بابت۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر قلم اُٹھائے گا اس کو آخر کار اسی خدا کی طرف آنا پڑے گا جو اسلام نے پیش کیا ہے کیونکہ صحیفہ فطرت کے ایک ایک پتے میں اس کا پتہ ملتا ہے اور بالطبع انسان اُسی خدا کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے۔ غرض ایسے آدمیوں کا قدم جب اُٹھے گا وہ اسلام ہی کے میدان کی طرف اُٹھے گا یہ بھی تو ایک عظیم الشان اعجاز ہے۔

قرآن مجید کا چیلنج:

اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس معجزہ کا انکار کرے تو ایک ہی پہلو سے ہم آزما لیتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں مانتا تو اس روشنی اور سائنس کے زمانہ میں ایسا مدعی خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلائل لکھے بالمقابل ہم وہ تمام دلائل قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھلا دیں گے اور اگر وہ شخص توحید الٰہی کی نسبت دلائل قلمبند کرے تو وہ سب دلائل بھی ہم قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھا دیں گے۔ پھر وہ ایسے دلائل کا دعویٰ کر کے لکھے جو قرآن کریم میں نہیں پائے جاتے یا اُن صداقتوں اور پاک تعلیموں پر دلائل لکھے جن کی نسبت اس کا خیال ہو کہ وہ قرآن کریم میں نہیں ہیں۔ تو ہم ایسے شخص کو واضح طور پر دکھلا دیں گے کہ قرآن شریف کا دعویٰ فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ○(البینۃ:4) کیسا سچا اور صاف ہے اور یا اصل و فطرتی مذہب کی بابت دلائل لکھنا چاہے تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کر کے دکھلا دیں گے اور بتلا دیں گے کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔

الغرض قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک قسم کے معارف اور اسرار موجود ہیں لیکن اُن کے حاصل کرنے کے لئے میں پھر کہتا ہوں کہ اسی قوتِ قدسیہ کی ضرورت ہے، چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ○ (الواقعۃ:80)

ایسا ہی فصاحت، بلاغت میں (اس کا مقابلہ ناممکن ہے) مثلاً سورہ فاتحہ کی موجودہ ترتیب چھوڑ کر کوئی اور ترتیب استعمال کرو تو وہ مطالب عالیہ اور مقاصدِ عظمٰی جو اس ترتیب میں موجود ہیں۔ ممکن نہیں کہ کسی دوسری ترتیب میں بیان ہو سکیں۔ کوئی سی سورۃ لے لو خواہ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ○ ہی کیوں نہ ہو جس قدر نرمی اور ملاطفت کی رعایت کو ملحوظ رکھ کر اس میں معارف اور حقائق ہیں، وہ کوئی دوسرا بیان نہ کر سکے گا یہ بھی فقط اعجاز قرآن ہی ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب بعض نادان مقاماتِ حریری یا سبع معلقہ کو بے نظیر اور بے مثل کہتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کریم کی بے مانندیت پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اوّل تو حریری کے مصنف نے کہیں اس کے بے نظیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور دوم یہ کہ مصنف حریری خود قرآن کریم کی اعجازی فصاحت کا قائل تھا۔ علاوہ ازیں معترضین راستی اور صداقت کو ذہن میں نہیں رکھتے بلکہ اُن کو چھوڑ کر محض الفاظ کی طرف جاتے ہیں مندرجہ بالا کتابیں حق اور حکمت سے خالی ہیں۔

اعجاز کی خوبی:

اعجاز کی خوبی اور وجہ تو یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی رعایت کو زیر نظر رکھے۔ فصاحت اور بلاغت بھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔ صداقت اور حکمت کو بھی نہ چھوڑے۔ یہ معجزہ صرف قرآن شریف ہی کا ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہے اور ہر پہلو سے اپنے اندر اعجازی طاقت رکھتا ہے۔ انجیل کی طرح محض زبانی ہی جمع خرچ نہیں کہ ’’ایک گال پر طمانچہ مارے تو دُوسری بھی پھیر دو‘‘ یہ لحاظ اور خیال نہیں کہ ایسی تعلیم حکیمانہ فعل سے کہاں تک تعلق رکھتی ہے اور انسان کی فطرت کا لحاظ اس میں کہاں تک ہے؟

اس کے مقابل میں قرآن کریم کی تعلیم پڑھیں گے تو پتہ لگ جائے گا کہ انسان کے خیالات اس طرح ہر پہلو پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور ایسی مکمل اور بے نقص تعلیم جیسی کہ قرآن شریف کی ہے۔ زمینی دماغ اور ذہن کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارے رُوبرو ایک ہزار مسکین آدمی ہوں اور ان میں سے ہم چند ایک کو کچھ دے دیں اور باقی کا خیال تک بھی نہ کریں۔ ایسا ہی انجیل ایک ہی پہلو پر پڑی ہے۔ باقی پہلوؤں کا اُسے خیال تک بھی نہیں رہا۔ ہم یہ الزام انجیل پر نہیں دیتے کیونکہ یہ یہودیوں کی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ جیسی اُن کی استعدادیں تھیں، انہیں کے موافق انجیل آئی۔ ’’جیسی رُوح ویسے فرشتے‘‘ اس میں کسی کا کیا قصور؟

(ملفوظات جلد اول صفحہ 52-53 ایڈیشن 2003)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

ہمیشہ یادرکھیں کہ شوریٰ کا ادارہ کوئی عام معمولی ادارہ نہیں ہے بلکہ اس میں آپ اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ جماعت کی علمی ، روحانی اور انتظامی استعدادوں کو بڑھانے کیلئے اپنی ٹھوس رائے اور مشورہ خلیفہ ٔوقت کو پیش کریں

پس اگر خلیفہ ٔوقت نے آپ پر یہ اعتماد کیا ہے کہ آپ شوریٰ کے نظام کو اس نہج سے چلائیں گے

تو یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر عائد ہوتی ہے

یہ امانت ہے جو جماعتوں نے بھی آپ کے سپرد کی ہے

(جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی سالانہ مجلس شوریٰ 2015 کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز مکتوب گرامی)

لندن: 7 فروری 2015

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت قادیان میں اپنی شوریٰ منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس شوریٰ کو بابرکت فرمائے۔

اب اللہ کے فضل سے نمائندگانِ شوریٰ جو بھارت کی مختلف جماعتوں سے اکٹھے ہوتے ہیں ان میں اضافہ بھی ہوا ہے اور تجاویز پر بھی ممبران غور وخوض کے بعد اپنی رائے دیتے ہیں اور یہی ایک شوریٰ ممبر سے توقع کی جاتی ہے جس کو جاری رکھنا اب آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے۔

شوریٰ کی نمائندگی بھی ایک امانت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض ممبران کو جماعتیں اس لئے منتخب کرلیں کہ وہ وقت دے سکتے ہیں اور شوریٰ Attend کر سکتے ہیں لیکن ان کو پوری طرح ان معاملات کا فہم وادراک نہ ہو جو شوریٰ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے تمام ممبران یاد رکھیں کہ اب جبکہ جماعتوں نے آپ کو شوریٰ کا نمائندہ مقرر کر کے مرکز میں بھجوایا ہے تو اس کا حق ادا کرنے کیلئے آپ اللہ کی مدد کے طالب ہوں اور اس کیلئے دعا کریں۔ ان دنوں میں عمومی طور پر تمام ممبران شوریٰ کو دعا۔ استغفار اور درود پڑھتے رہنا چاہئے تا کہ اس اہم جماعتی فورم کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور فضلوں کا مورد بناتے رہیں۔ دوسرے جن ممبران کو پوری طرح جماعتی نظام یا ان معاملات کا فہم اور ادراک نہیں ان کو چاہئے کہ نیک نیتی کے ساتھ اس کا فہم حاصل کرنے کی کوشش کریں اور جو رائے دیں وہ باقاعدہ غور کر کے اور سمجھ کر دیں جتنا کہ آپ کو اس بارہ میں علم ہو۔ بلاوجہ اپنی علمیت کو ظاہر کرنے کیلئے ، بحث کو طول دینے کیلئے اور رائے دینے کیلئے نام نہ لکھوائیں بلکہ اس سے یہ سبق بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں کہ آئندہ کیلئے جماعتی معاملات کو خاص طور پر سمجھنے اور سیکھنے کی ہم نے کوشش کرنی ہے جس میں نظام جماعت کا علم بھی ہے اور دینی علم بھی ہے۔ تبھی آپ اپنی اپنی ایک ٹھوس رائے قائم کر سکتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شوریٰ کا ادارہ کوئی عام معمولی ادارہ نہیں ہے بلکہ اس میں آپ اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ جماعت کی علمی ، روحانی اور انتظامی استعدادوں کو بڑھانے کیلئے اپنی ٹھوس رائے اور مشورہ خلیفہ ٔوقت کو پیش کریں۔ پس اگر خلیفہ ٔوقت نے آپ پر یہ اعتماد کیا ہے کہ آپ شوریٰ کے نظام کو اس نہج سے چلائیں گے تو یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر عائد ہوتی ہے۔ یہ امانت ہے جو جماعتوں نے بھی آپ کے سپرد کی ہے اور خلیفہ ٔوقت نے بھی آپ کے سپرد کی ہے اور یہ امانت ہے جس کا حق ادا کرنے کا آپ نے اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کیا ہوا ہے اور امانتوں کے حق ادا نہ کرنے والوں سے بھی اللہ تعالیٰ پھر جواب طلبی بھی کرے گا۔ اس لئے ہمیشہ خوف اور خشیت سے اپنی اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ ہر لحہ تقویٰ آپ کے پیش نظر رہے اور تقویٰ کے ساتھ اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے اور ہر لحاظ سے یہ شوریٰ بابرکت ہو۔ جو منصوبے اس میں زیر غور آئیں اور جن پر آپ اپنے مشورے دیں ان پر میری منظوری کے بعد خدا تعالیٰ آپ کو عمل کرنے اور کروانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں ایم ٹی اے اور جماعت کی ویب سائٹ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائی ہیں ان سے منسلک رہنا بھی بہت ضروری ہے

مکرمہ رضیہ مسرت خان صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللطیف خان صاحب (ہونسلو) اور عزیزم عامر شیراز صاحب ابن مکرم شاہد محمود صاحب (مورڈن ساؤتھ) کی نماز جنازہ حاضر۔
مکرم الحاج رشید احمد صاحب (ملواکی۔ امریکہ) اور مکرم حسن عبد اللہ صاحب (ڈیٹرائٹ۔ امریکہ) کی نماز جنازہ غائب۔ اور مرحومین کا ذکر خیر۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 فروری 2015ء بمطابق 13 تبلیغ 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ قومی نقائص اور کمزوریوں کے بارے میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں ان کمزوریوں کی وجوہات اور جماعت کو ان سے بچنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اس مضمون کی آج بھی ضرورت ہے اس لئے میں نے اس سے استفادہ کرتے ہوئے آج اس مضمون کو لیا ہے۔

نقائص اور کمزوریاں ہمیشہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک فردی کمزوریاں اور نقائص اور ایک قومی کمزوریاں اور نقائص۔ اسی طرح خوبیاں بھی دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک فردی خوبیاں اور دوسرے قومی خوبیاں۔ فردی نقائص وہ ہیں جو افراد میں تو ہوتے ہیں لیکن مِن حیث القوم، قوم میں نہیں ہوتے۔ اسی طرح خوبیاں ہیں۔ بعض خوبیاں افراد میں تو ہوتی ہیں لیکن مِن حیث القوم، قوم میں نہیں ہوتیں۔ افراد اپنے علم اور اپنی کوشش سے بعض خوبیاں اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں۔ اسی طرح نقائص کی وجوہات اور اسباب ہر شخص کے اپنے حالات اور ماحول کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ بدی اور نیکی کے بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ نیکی اور بدی یا نقص اور خوبی اپنے ماحول کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی بیج زمین کے بغیر نہیں اُگ سکتا یا آجکل نئے ذریعہ کاشت میں ایک خاص قسم کی مٹّی بنائی جاتی ہے جس میں پانی جذب کرنے اور بیج کو پروان چڑھانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ بڑے بڑے برتنوں میں اس کو رکھا جاتا ہے اور بڑے بڑے ہالوں کے اندر اس کی کاشت ہوتی ہے لیکن بہرحال اس کے بغیر بیج نہیں اُگ سکتا۔ کسی بھی بیج سے صحیح استفادہ کے لئے، اس سے اس کے اگانے کا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس کو زمین یا زمین جیسے ماحول کے میسّر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے بغیر بیج اگر اُگے گا بھی تو تھوڑے عرصے میں مر جائے گا، ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح بدی یا نیکی جو نقائص یا خوبی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے وہ ماحول کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

پس برائیوں یا نیکیوں کے بڑھنے میں ماحول ایک لازمی جزو ہے۔ ارد گرد کے اثرات جب تک کسی نیکی یا بدی کے لئے خاص زمین تیار نہ کر دیں اس وقت تک وہ بدی یا نیکی نشوونما نہیں پا سکتی۔ لیکن ماحول بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ایک قسم کا ماحول ہر ایک پر ایک جیسا اثر انداز ہو جائے۔ ایک قسم کا ماحول صرف افراد پر اثر ڈالتا ہے اور مِن حیث القوم وہ ہر ایک کو متاثر نہیں کرتا۔ اس کی مثال ایسی زمین کی ہے جس میں خاص فصلیں اُگ سکیں۔ مثلاً حضرت مصلح موعودؓ نے مثال دی ہے کہ زعفران ہے، ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے تو یہ تمام ہندوستان میں نہیں ہوتا ہے بلکہ خطہ کشمیر میں ہوتا ہے اور وہاں بھی ایک خاص علاقہ ہے جس میں خاص قسم کا زعفران پیدا ہوتا ہے جو اعلیٰ قسم کا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 75-74)

پاکستانی زمیندار بھی جانتے ہیں بلکہ چاول کا کاروبار کرنے والے بہت سارے لوگ جانتے ہیں کہ خوشبودار باسمتی جیسا کہ کالر کے علاقے میں ہوتا ہے وہاں پاکستان کے اور کسی علاقے میں نہیں ہوتا۔ زراعت کے ماہرین نے بڑی کوشش بھی کی ہے لیکن اس جیسی خوشبو پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ بہرحال خاص حالات خاص بیجوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت میں مہیا کر دیئے ہیں یا مقرر کر دیئے ہیں اس کے بغیر وہ خاصیت اور وہ صفت پیدا نہیں ہوتی۔ پھر زمین ہے یا دوسرے موسمی اثرات ہیں یہ سارے اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے پر بعض فصلیں ایسی ہیں مثلاً گندم ہے یا خاص قسم کے باغات ہیں وہ ایک ملک میں تمام جگہ ہو جاتے ہیں۔ پیداوار میں کمی وبیشی کا فرق ہو تو ہو لیکن ہو جاتے ہیں۔ پس اسی طرح نیکیاں اور بدیاں بھی بعض اثرات کے تحت قومی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں اور پوری قوم کی ترقی یا زوال کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ افراد کی بدیاں تو افراد کی کوشش سے ٹھیک ہو سکتی ہیں اور اگر کوشش کریں تو نہ صرف بدیاں دُور ہو جائیں گی بلکہ افراد میں اگر وہ کوشش کریں تو فردی خوبیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ لیکن جو قومی اثرات کے تحت بدیاں یا نیکیاں ہوں ان کے لئے کسی ایک فرد کی کوشش کارآمد ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ فرد جزو ہے۔ کُل کا حصّہ ہے اور جو خرابی کُل میں ہو وہ جزو کی اصلاح سے ٹھیک نہیں ہو سکتی بلکہ کُل کی خرابی اگر ہو تو اس سے فرد بھی متاثر ہوتا ہے۔ اگر ایک علاقے میں ماحول ہی خراب ہے تو اس ماحول کی وجہ سے وہاں رہنے والے تمام لوگ متاثر ہوں گے۔ مثلاً اگر کوئی شخص زہر کھا لے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ زہر ہاتھ پاؤں اور دماغ یا دوسرے اعضاء پر اثر نہ کرے۔ یہ تمام جسم پر اثر کرے گا۔ اسی طرح ہمارا کھانا ہے۔ گوشت پھل وغیرہ ہم کھاتے ہیں اور مختلف چیزیں ہم کھاتے ہیں ان سے جسم کا ہر حصہ فائدہ اٹھائے گا کیونکہ یہ تمام اعضاء کُل کے یعنی جسم کے افراد ہیں۔ اس لئے وہ زہر میں بھی حصہ لیتے ہیں اور اچھی خوراک میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح جو نیکی یا بدی قومی طور پر پیدا ہو وہ تمام قوم پر اثر ڈالتی ہے۔ پس جو قومی بدیاں یا نیکیاں ہوں ان کا مقابلہ کوئی خاص حصہ جسم یا فرد نہیں کر سکتا یا کسی خاص فرد کی اصلاح سے قومی اصلاح نہیں ہو سکتی، نہ بدیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نہ ہی نیکیوں کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کُل کا اثر جزو پر ضرور پڑتا ہے۔ بہرحال یہی قاعدہ ہے کہ اگر کل کو فائدہ ہو تو جزو کو بھی فائدہ ہوگا اور اگر کل کو نقصان پہنچے تو جزو کو بھی نقصان پہنچے گا۔

پس افراد کی بدیاں تو ان کی تشخیص کر کے پھر ان کا علاج کر کے دُور کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے اور کسی کو اگر خود احساس ہو جائے تو وہ خود بھی کوشش کر کے اپنی بدیاں دُور کر سکتا ہے لیکن قومی بدیوں کو دور کرنے کے لئے تمام قوم کو غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بحیثیت قوم وہ بدیوں کو دور کرنے کے لئے کھڑی نہ ہو، کوشش نہ کرے یا بحیثیت قوم علاج کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو بحیثیت قوم وہ بدیاں اور نقائص اس قوم میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے جب وہ قوم کو ہلاک کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

پس جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور ان کی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں اور اس علاج میں ہر ایک کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا کیونکہ بغیر مشترکہ کوشش کے اور مشترکہ طور پر علاج کے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دنیاوی قانون کو بھی اگر دیکھیں مثلاً قدرتی آفات ہیں، سیلاب ہے تو کوئی زمیندار اپنی زمین کو بند باندھ کر سیلاب سے نہیں بچا سکتا۔ بند باندھنا، اس کی منصوبہ بندی کرنا یہ حکومت کا کام ہے۔ مشترکہ کوشش حکومت کی طرف سے ہوتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 76-75)

حکومت نام ہے لوگوں کے جمع ہونے کا اور جہاں حکومتیں ہی نکمی ہوں وہاں پوری قوم کو نقصان ہوتا ہے۔ جیسا کہ پاکستان میں گزشتہ دنوں جب گرمیوں میں سیلاب آیا تو اس میں ہم نے دیکھا اور ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ بعض قدرتی آفات سے بچا جا سکتا ہے بیشک قدرتی آفات ایسی ہیں کہ جب آئیں تو ان سے بچنا مشکل ہے لیکن ایسی بھی ہیں جن سے بچا جا سکتا ہے۔ بعض آفات کے آنے سے پہلے ان سے ہوشیار کرنے کے سامان ہو جاتے ہیں لیکن انسان اپنی لاپرواہی کی وجہ سے توجہ نہیں دیتا اور نقصان اٹھاتا ہے۔ بہرحال اگر قوم کو یا حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہ رہے تو نقصان کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور یہ عموماً دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔

پس قومی احساس اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ اس بارے میں جماعت احمدیہ کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے توجہ دلاتے ہوئے کہ ہمیں ان قومی بدیوں کو کس طرح دیکھنا چاہئے اور ان پر کس طرح غور کرنا چاہئے یہ فرمایا کہ اگر جماعت بعض پہلوؤں سے اس پر غور کرے اور اس کا علاج کرے تو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے مختلف ذرائع ہیں، کیونکہ یہ ذرائع جو ہیں وہ قومی امراض کی تشخیص کر سکتے ہیں اور جب تشخیص ہو جائے تو پھر یہ علاج بھی ہو سکتا ہے۔ پہلا ذریعہ وہ تعلیمات ہیں جو کسی قوم میں جاری ہوں اور جن پر عمل کرنا ہر شخص اپنا فرض سمجھتا ہو۔ اگر وہ بری باتیں ہیں یا اس تعلیم کے بد نتائج ہیں یا اس تعلیم سے بدنتائج نکل سکتے ہوں جیسا کہ بعض مذاہب میں ہیں تو اس کی وجہ سے پھر اس میں برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یا بدعات پیدا ہوتی ہیں اور ان کی وجہ سے پھر برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی مذہب میں غلط عقائد اور باتیں ہیں تو اس سے ہر وہ شخص متاثر ہوگا جو بھی اس مذہب کو ماننے والا ہے اور تمدّنی اور معاشرتی زندگی میں بھی اس سے برے نتائج پیدا ہوں گے۔ صرف مذہبی طور پر نہیں بلکہ معاشرتی زندگی میں بھی، تمدّنی زندگی میں بھی برے نتائج پیدا ہوں گے۔ لیکن ہم جو مسلمان ہیں قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس تعلیم میں کوئی نقص نہیں اور اس کے برے نتائج کبھی نہیں نکل سکتے یا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس سے کوئی بدی پیدا ہو کیونکہ تعلیم بے عیب ہے اس لئے ظاہر ہے برا نتیجہ نکل نہیں سکتا۔ پس مسلمانوں نے یہ سوچ لیا کہ برائی آ ہی نہیں سکتی لیکن کیا سب مسلمان برائیوں سے پاک ہیں؟ جب ہم اپنے ماحول کا جائزہ لیتے ہیں۔ مسلمانوں کی عمومی حالت دیکھتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ اکثریت تو برائیوں میں مبتلا ہے۔

پس اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ قرآن میں تو کوئی نقص نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے خود اس میں یہ اعلان فرما دیا کہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔ کامل اور مکمل شریعت ہے۔ اگر قرآن کریم کی بیشمار پیشگوئیاں اور باتیں پوری ہوئی ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ پوری ہو رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان بھی یقیناً سچا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم ہر عیب سے پاک ہے اور کامل اور مکمل تعلیم ہے۔ پس اس بات کو ہم یقیناً سچا سمجھتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر کمی کہاں ہے۔ اس کا جواب یہی ہونا چاہئے کہ پھر اس کے سمجھنے میں غلطی ہے۔ اس پر عمل میں غلطی ہے۔ پس اگر قرآن کریم میں کوئی نقص نہیں ہے تو یقیناً ہمارے سمجھنے اور عمل کرنے میں غلطی ہے اور یقیناً قرآن کریم میں نقص نہیں ہے تو پھر اس کے معنی سمجھنے میں غلطی کی وجہ سے قوم متاثر ہوئی ہے۔ یہ غلطیاں قوم کے پہلے علماء کے قرآن کریم کو غلط سمجھنے کی وجہ سے ہو سکتی ہیں اور موجودہ علماء کے غلط سمجھنے کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہیں۔ بہرحال نتیجہ ظاہر ہے جو ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اب علماء یا مفسرین بیشک اپنے نظریات رکھتے تھے یا رکھتے ہیں اور یہ انفرادی نظریات ہیں لیکن قوم یہ نہیں کہتی کہ علماء کے ذاتی نظریات ہیں قوم ان علماء کی طرف دیکھتی ہے۔ اس لئے ان کے پیچھے چلنے والے غلط نظریات کی وجہ سے یا تفسیروں کے نہ سمجھنے کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم کے باوجود فائدہ اٹھانے والے نہیں بن سکے بلکہ نقصان اٹھا رہے ہیں اور اس وجہ سے قوم میں برائیاں پیدا ہو گئیں۔ بعض غلط نظریات رواج پا گئے جن کا اسلام کی تعلیم سے واسطہ ہی نہیں ہے۔ ماحول کا اثر ہو گیا۔ دوسرے مذاہب کا اثر ہو گیا۔ تمدن کا اثر ہو گیا جس کو غلط رنگ میں مذہب کا حصہ سمجھ لیا گیا۔ تو بہرحال نقائص پیدا ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہیں اور ان پرانی روایات یا حکمت سے عاری روایات یا تفاسیر کا ہم پر اثر نہیں ہو سکتا اور نہیں ہونا چاہئے لیکن پھر بھی ہم پورے طور پر محفوظ اس لئے نہیں کہ اپنے نظریات کو رکھنے والے لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں جو بعض مواقع پر بعض معاملات میں شکوک و شبہات میں پڑ جاتے ہیں یا سمجھتے ہیں کہ اس بات کی اس طرح بھی تشریح کرنے میں کوئی حرج نہیں اور بعض دفعہ بعض نئے آنے والے علماء ہی اپنی سوچ کے مطابق تفسیر کر دیتے ہیں گو کہ منع نہیں ہے، ہونی چاہئے لیکن اس کے لئے کچھ اصول ہیں۔ بہرحال اس غلطی کی وجہ سے پھر ایک غلط نظریہ پیدا ہو سکتا ہے، اس لئے اس برائی سے بچنے کے لئے علماء کو بھی خلافت اور جماعتی نظام کے تحت ہی اپنے نظریات کا اظہار کرنا چاہئے۔ بیشک ہم غلط نظریات سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر پاک ہیں لیکن اپنے آپ کو غلطیوں سے پاک رکھنے کی ضرورت مستقل طور پر ہے اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ ہم غیر احمدیوں کی غلطیوں پر ہمیشہ نظر رکھیں کیونکہ نظر رکھ کر ہی ہم اپنے اندر ان غلطیوں کو داخل ہونے سے روک سکتے ہیں اور قومی نقائص سے بچ سکتے ہیں۔

پھر اس چیز پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہمارے اردگرد جو دوسرے مذاہب یا کسی بھی طرح کے لوگ بستے ہیں چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے، کسی مذہب پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے، خدا کو مانتے ہیں یا نہیں مانتے اُن میں کون کون سے قومی نقائص ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 77-76)

اس دائرے کو ساتھ کے ملکوں کے قومی نقائص تک بھی وسعت دینی چاہئے بلکہ اب تو دنیا اس قدر قریب ہو گئی ہے کہ تمام دنیا کے رہنے والے ایک دوسرے کی ہمسائیگی کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ یعنی وہ فاصلوں کی دُوری رہی نہیں اور پھر اس کے علاوہ میڈیا نے بھی دُوریاں ختم کر دی ہیں۔ ان کی خوبیاں اور خامیاں سب ہمیں نظر آ جاتی ہیں اور ہمسایہ ملکوں کے اثر ایک دوسرے پر پڑتے رہتے ہیں۔ بچے جس ماحول میں رہتے ہیں اس ماحول کے ہمسایوں کا اثر بھی ان بچوں پر ہو رہا ہوتا ہے۔ ماں باپ چاہے بچوں کو سکھاتے رہیں لیکن جہاں بھی کمزوری ہوتی ہے اس سکھانے کے باوجود بھی ماحول کا اثر ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ بچوں نے زیادہ وقت سکول میں اور اپنے دوسرے دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں گزارنا ہے یا گھروں میں خود ہی اس زمانے میں ایسے دوست مل جاتے ہیں جو ٹی وی کے ذریعے سے داخل ہو گئے ہیں جو بچوں اور بڑوں سب پر یکساں اثر انداز ہو رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بچے ماں باپ کی بات سننا نہیں چاہتے اور ماں باپ اپنی مصروفیات کی وجہ سے یا اور وجوہات کی وجہ سے خود بھی بچوں سے فاصلے پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں اور پھر ایسے بھی ہیں جو گھروں میں ان ذریعوں سے ٹی وی وغیرہ کے ذریعہ سے خود ہی اپنے ماحول کو خراب کر رہے ہیں اور پھر بہرحال نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے اور نکل رہا ہے کہ ماں باپ بچوں پر ظلم کرنے لگ جاتے ہیں اور بچے ماں

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
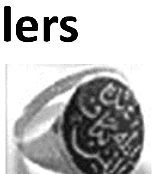
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

باپ کی عزت واحترام نہیں کرتے۔ کہہ دیتے ہیں کہ اس ماحول میں ایسے ہی رہنا ہے اگر یہاں آئے ہوتو اس طرح گزارا کرنا پڑے گا۔ اور یہ پھر فردی برائیاں نہیں رہتیں۔ یہ قومی برائیاں بنتی چلی جارہی ہیں۔ گھر برباد ہورہے ہیں۔ ماں باپ بچوں کا روحانی قتل بھی کررہے ہیں اور جسمانی قتل بھی کررہے ہیں۔ مغربی معاشرہ تو آزادی کے نام پر ایک تباہی کی طرف جا ہی رہا ہے اور یہ قومی بدی ہے لیکن اس کی لپیٹ میں بعض احمدی بھی آرہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ یہ قومی برائی بنے اور وسیع طور پر پھیل جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کے بعد ہم پھر جہالت میں واپس چلے جائیں ہمیں قوم کی حیثیت سے ان باتوں سے بچنے کے لئے کوشش کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔

پس جماعت احمدیہ کے نظام کے تمام حصے اس بات پر غور کرنے کے لئے سر جوڑیں۔ منصوبہ بندی کریں۔ اور اگر کوئی بھی برائی ہے تو اس سے پہلے کہ خدانہ کرے ہم میں بحیثیت قوم مغربی ملکوں کی بیماریاں داخل ہوجائیں اس کا ابھی سے خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔ ہم نے دنیا کے علاج کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم نے یہ وعدہ کیا ہے، یہ اعلان کیا ہے کہ ہم دنیا کا علاج کریں گے۔ اگر علاج کرنے والے ہی مریض بن گئے تو دنیا سے فردی اور قومی برائیاں اور بدیاں کون دور کرے گا؟

پھر اس بات کو بھی سامنے رکھ کر غور کرنا چاہئے کہ کسی قوم میں اپنے مخصوص حالات کی وجہ سے بعض نیکیاں بھی پیدا ہوسکتی ہیں اور بعض کمزوریاں بھی پیدا ہوسکتی ہیں۔ اس کی مثال حضرت مصلح موعود نے یہ دی ہے کہ ہماری جماعت اللہ کے فضل سے ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ دُور دُور کے لوگوں کے دلوں کو فتح کر رہا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وسعت مل چکی ہے۔ اور ساتھ ہی ہماری جماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ کبھی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ غیر احمدی امام نے اُس امام کو نہیں مانا جس کو خدا تعالیٰ نے زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے اور نہ صرف مانا ہی نہیں بلکہ انتہائی غلیظ زبان بھی استعمال کرتے ہیں۔ پس ہم خدا کے مقرر کردہ امام پر بندوں کے مقرر کردہ امام کو ترجیح نہیں دے سکتے۔ اس لئے ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اب عموماً تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے سینٹر بھی ہیں اور مساجد بھی ہیں جہاں احمدی باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں یا پڑھتے ہیں لیکن ابھی بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں ایک ایک دو دو گھر احمدیوں کے ہیں۔ اس لئے وہ گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اکٹھے ہوکر نماز پڑھیں، ہر ایک اپنی اپنی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اس طرف میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی کہ گھروں میں بھی باجماعت نماز ادا کرلیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ یا بعض اس بات پر کہ مصروفیت ہے اپنی نماز علیحدہ پڑھ لیتے ہیں۔ بعض کام کی مصروفیت کی وجہ سے نمازیں جمع کرلیتے ہیں تو یہ ساری وجوہات اس لئے ہیں کہ مسجد جانے کی طرف توجہ نہیں یا بعض علاقوں میں مسجد قریب نہیں اور قریب کی جو غیر احمدیوں کی مسجد ہے اس میں ہمیں جانے کی اجازت نہیں یا بعض اور دوسری وجوہات ہیں۔ اس کی وجہ سے نماز تو بہر حال پڑھ ہی لیتے ہیں لیکن گھر میں پڑھتے ہیں اور نماز باجماعت کی طرف عموماً توجہ نہیں ہے یا یہ بھی ہے کہ نمازیں جمع کرنے کی طرف بلا وجہ زیادہ توجہ ہوگئی ہے۔ باوجود توجہ دلانے کے، بار بار کی تلقین کے باجماعت نماز کے لئے ایک بڑی تعداد کو ذوق و شوق نہیں ہے گویا یہ ایک قومی بیماری بن رہی ہے۔ اس لئے اس کے علاج کی بہت زیادہ شدت سے ضرورت ہے۔ یہ فردی نقص نہیں ہے کہ فلاں شخص مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے نہیں آیا۔ جس طرح عدم توجہی کا اظہار ہورہا ہے یہ چیز قومی بیماری اور نقص کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ حالات کی وجہ سے سہولت نے نماز باجماعت کی اہمیت کو کم کردیا ہے۔ بیشک احمدی نمازیں گھروں میں پڑھتے ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں، بہت سے ایسے ہیں جو بڑے گریہ وزاری سے گڑگڑا کر نمازیں پڑھتے ہیں جبکہ دوسرے مسلمانوں کی اکثریت ایسی توجہ سے شاید نماز نہ پڑھتے ہوں لیکن پھر بھی وہ جو نمازیں پڑھنے والے ہیں چاہے ظاہرداری کے لئے سہی مسجد میں جاکر نماز ضرور پڑھتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 79-78)

اور اب تو پاکستان سے بھی یہی خبریں آتی ہیں کہ غیر احمدیوں میں مسجد جانے کا رجحان بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ جہاں یہ تو نہیں پتا کہ نمازیں توجہ سے پڑھتے ہیں کہ نہیں لیکن جاتے ضرور ہیں اور پھر وہاں جماعت کے خلاف غلط اور بیہودہ باتیں بھی سنتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ان میں نفرتیں بھی پیدا ہورہی ہیں۔ تو برائیاں تو بہر حال ان میں پیدا ہورہی ہیں لیکن ایک چیز ہے کہ مسجد میں جاتے ہیں۔ ہم نے مسجد میں اگر جانا ہے تو برائیوں کو دور کرنے کے لئے جانا ہے۔ اس لئے ہمارے جانے میں اور ان کے جانے میں بہت فرق ہے۔ لیکن ان کو اس طرف توجہ ہوچکی ہے اور ہماری اس طرف توجہ میں بہت کمی ہے۔

پس ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ مسجدوں کو آباد تو حقیقی مومنوں نے کرنا ہے اور حقیقی مومن وہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے، نہ کہ عبادت کے نام پر فتنہ وفساد کرنے والوں نے۔ من حیث القوم مسجد میں جاکر نماز نہ پڑھنے یا نمازیں جمع کرنے کا نقص مزید بڑھنے کا خطرہ اور امکان اس وقت بڑھ جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بچوں کے ذہنوں میں اس کی اہمیت کم ہوتی جارہی ہے اور بعض بچے اپنے ماں باپ کی حالت دیکھ کر یہ کہنے بھی لگ گئے ہیں کہ دن میں تین نمازیں ہوتی ہیں۔ جب کہو کہ پانچ ہوتی ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے ماں باپ کو تین نمازیں ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ پس اس بارے میں ہر جگہ غور اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ نہیں تو اگلی نسل میں یہ قومی بدی بن جائے گی۔ اپنے ماحول پر نظر ڈال کر جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں وسیع تر منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ آج دنیا کی جو حالت ہے کہ خدا سے اور دین سے دُور ہٹ رہے ہیں اگر ہم نے شدت کے ساتھ کوشش نہ کی تو مختلف قسم کی بدیاں ہمارے اندر داخل ہونا شروع ہوجائیں گی۔ ایک بدی کے بعد پھر دوسری بدی بھی آتی ہے۔ نام کا دین رہ جائے گا۔ روح نہیں رہے گی۔ اگر کسی علاقے میں کوئی وبا پھوٹے، کوئی بیماری کی صورت ہو تو ہم فوراً فکر مند ہوجاتے ہیں اور اس کے حفظ ماتقدّم کے طور پر احتیاطی تدابیر شروع کردیتے ہیں تو اس معاشرے میں رہتے ہوئے روحانی بیماریوں کے خطرے کو دُور کرنے کے لئے ہمیں کس قدر کوشش کرنی چاہئے۔ بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا اب تو دنیا ایک ہوگئی ہے اور بدیوں اور برائیوں کی متعدی مرض کے دور کرنے کے لئے تو پھر اور بھی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ جو حفظ ماتقدّم کرتے ہیں، علاج کراتے ہیں، بچاؤ کے ٹیکے لگواتے ہیں وہ ظاہری بیماریوں سے دوسروں کی نسبت زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔

پس اپنے آپ کو روحانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہر سطح پر قومی سوچ کے ساتھ حفظ ماتقدم کی ضرورت ہے۔ ان غلط عقائد اور عملوں کی تبدیلی کی وجہ سے جو علماء نے امّت میں پیدا کردیئے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا حصہ باوجود کامل تعلیم کے گمراہ ہوگیا ہے۔ اب ہمیں اپنی اصلاح کے بعد مستقل طور پر گمراہی سے بچنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ ہمیں غور کرتے رہنا چاہئے کہ کہاں کہاں دوسرے مسلمانوں میں نقائص پیدا ہوئے اور وہ گمراہ ہوئے اور ہم نے کس طرح ان سے بچنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر پھر آپ کی تعلیم کو جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ حالات کے ساتھ اپنے آپ کو اس دھارے میں بہانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ حالات کو اپنی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہمارا کام ہے۔

خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں ایم ٹی اے اور جماعت کی ویب سائٹ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا فرمائی ہیں ان سے منسلک رہنا بھی بہت ضروری ہے بجائے اس کے کہ اُوٹ پٹانگ چیزیں دیکھیں کہ اس ذریعہ سے حقیقی قرآنی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم و عرفان کا ہمیں پتا چلتا ہے۔ ان ذریعوں سے یہ حقیقی اسلامی تعلیم ہمیں ملتی ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

پس اس کے ساتھ ہمیں جڑے رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ مسلمانوں کو قرآن کریم جیسی کتاب ملی جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ان میں ایسی غلطیاں پیدا ہو گئیں جن کی وجہ سے ان میں مخصوص امراض کا پیدا ہو جانا لازمی تھا۔ چنانچہ جو سب سے بڑی بات ان میں قومی بدی پیدا کرنے کا باعث بنی وہ مسلمانوں کا یہ یقین تھا کہ قرآن کریم نہایت مکمل کتاب ہے اور اس میں تمام باتوں کا ذکر موجود ہے اور اوّل سے آخر تک انسانوں کی ہدایت کا موجب ہے۔ پس ان باتوں سے بظاہر تو یہ لگتا ہے کہ قرآن کریم کی خوبی کو عیب بتایا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس کے باوجود مسلمانوں میں غلط اثر قائم ہوا۔ مگر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ دراصل یہ ہے تو خوبی مگر اس کو غلط طور پر سمجھنے کی وجہ سے مسلمانوں میں بہت بڑا عیب پیدا ہو گیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم مکمل کتاب ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ قیامت تک کے لئے ہدایات نامہ ہے جس میں تمام اعلیٰ تعلیمیں جمع کر دی گئی ہیں مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو انسانی دماغ کا خالق ہے وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دماغ کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اسے سوچنے کی عادت نہ ڈالی جائے تو یہ مردہ ہو جاتا ہے اور اس میں ترقی کرنے والی کیفیت باقی نہیں رہتی۔ اس لئے گو قرآن کو اس نے کامل بنایا مگر ہر حکم جو اس نے دیا اس کا ایک حصہ انسان کے دماغ کے لئے چھوڑ دیا۔ کچھ اصول بنائے جو واضح اور ظاہری ہیں اور کچھ ایسی باتیں ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے تا کہ انسان خود تلاش کرے تا کہ انسان کا دماغ ناکارہ نہ ہو جائے۔ اس لئے قرآن کریم ایسے الفاظ اور عبارت میں نازل کیا گیا ہے کہ ان پر غور کر کے معارف پر اطلاع ہوتی ہے، اس کی گہرائی کا پتا چلتا ہے ورنہ اگر سب کو یکساں فائدہ پہنچانا مدّنظر ہوتا تو قرآن کریم میں یہ مضمون ایسا کھلا کھلا ہوتا کہ ہر شخص خواہ غور کرتا یا نہ کرتا ان مضامین سے آگاہ ہو جاتا۔ اس سے الٰہی منشاء یہی ہے کہ انسانی دماغ معطّل اور بیکار نہ ہو اور اس کے نہ سوچنے کی وجہ سے نشوونما رُک نہ جائے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 80)

لیکن یہ بھی واضح ہو کہ اس کے کچھ اصول وضوابط ہیں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے اور اس زمانے میں ان کی رہنمائی کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سے اصول بتا دیئے ہیں، خود واضح تفسیر کر کے بتا دی ہے جن کو ہمیں سامنے رکھنا چاہئے اور اس کے مطابق قرآن کریم میں سے نئے نئے نکات تلاش کرنے چاہئیں۔ دوسرے مسلمانوں کی طرح اگر صرف پرانی تفسیروں سے ہم چمٹے رہیں تو وہ معارف اور راستے بھی نہیں کھلیں گے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رہنمائی فرمائی ہے۔ آجکل تو غیر احمدیوں میں بھی جو مفسّر بنتے ہیں، بڑے ڈاکٹر ہیں، علماء ہیں وہ بھی جماعتی لٹریچر اور تفسیریں پڑھ کر اپنے درس دیتے ہیں بلکہ بعض ایسے بھی علماء ہیں جو تفسیر کبیر پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ بہرحال قرآن کریم ایک کامل اور مکمل کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اس میں سب کچھ ہے۔ لیکن اس کو پڑھ کر غور کرنے والے اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے کو ہی ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ صرف ایک بات کو لے کر کہہ دینا کہ ہدایت مل گئی یہ کافی نہیں ہے بلکہ ہر بات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس سے قومی اور فردی برائیوں اور خوبیوں کا پتا چلتا ہے۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے آخرین کی تعلیم کے لئے اور ان کی سوچوں کو وسیع کرنے اور روشنی دکھانے اور قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اپنا ایک فرستادہ بھیجنے کا بھی اعلان فرمایا۔ لیکن جو غور کرنے والے نہیں، علماء کہلا کر بھی جاہل ہیں اور خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے انکاری ہیں۔ وہ اس وجہ سے قرآن کریم کے علوم کی وسعت سے محروم ہیں اور جہالت میں ڈوب کر اسلام کی غلط تشریح کر کے اسلام کی خوبیاں دکھانے کی بجائے اسے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس ان مسلمانوں کے یہ عمل ہمیں مزید اس طرف غور کرنے والے اور متوجہ کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم صرف ظاہر پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ اسلام کی تعلیم کی روح کو سمجھتے ہوئے ہر برائی کو قومی برائی بننے سے پہلے دور کرنے والے ہوں اور ہر نیکی کو قومی نیکی بنا کر پوری جماعت میں اس کو رائج اور لاگو کرنے والے ہوں۔ ہمیشہ ایسا ماحول میسر رکھنے والے ہوں اور اس کو آگے اپنی نسلوں میں منتقل کرنے والے ہوں جس سے بدیاں نہ پھیلیں بلکہ خوبیاں اور نیکیاں پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج نماز کے بعد میں دو حاضر جنازے پڑھاؤں گا اور دو جنازہ غائب ہوں گے۔

حاضر جنازوں میں سے مکرمہ رضیہ مسرت خان صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف خان صاحب (ہونسلو) کا جنازہ ہے۔ لطیف خان صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ ہیں۔ 11رفروری 2015ء کو اُناسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت محمد ظہور خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو اور صوبیدار کرم بخش صاحب کی بیٹی تھیں۔ 1962ء میں انگلستان آئیں۔ 1975ء میں دو سال صدر لجنہ ہونسلو اور پھر لمبا عرصہ ہونسلو میں لجنہ کی سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مہمانوں کے علاوہ جماعتی پروگرام کے مواقع پر اپنی ٹیم کے ہمراہ نہایت خوشدلی سے مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ ہونسلو میں احمدی بچے بچیوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب کے بچوں کو بھی قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، نیک، مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ بچوں کی اچھی تربیت کی۔ کسی نہ کسی رنگ میں آپ کے بچے دین کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ظہیر خان صاحب صدر جماعت ہونسلو ہیں اور نائب افسر جلسہ گاہ کی حیثیت سے بھی کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ عزیزم عامر شیراز صاحب ابن مکرم شاہد محمود صاحب (مورڈن ساؤتھ) کا ہے۔ 12رفروری 2015ء کو بعارضہ کینسر 29 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مستری حسن دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم ان کے پڑدادا اور حکیم جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ ان کے والد کے پڑنانا تھے۔ اپنے حلقے میں خدمت کے علاوہ جلسہ سالانہ پر خدمت خلق کی اور سکیورٹی کی ڈیوٹی بڑے شوق سے دیا کرتے تھے۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ اور اڑھائی سالہ بچی یادگار چھوڑی ہیں۔ عزیز مرحوم کو کینسر تھا اور بڑا لمبا عرصہ بڑی تکلیف دِہ بیماری کو انہوں نے بڑے ہنستے ہوئے گزارا ہے۔ میرے پاس بھی انتہائی بیماری کی حالت میں آئے۔ جب بھی آتے تھے تو مسکرا رہے ہوتے تھے۔ بہت پیارے بچے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور پیار کا سلوک فرمائے۔ اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ ان کی بیوی اور بیٹی کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے اور صبر عطا فرمائے۔ ان کے والدین کو بھی صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔

جنازہ غائب میں پہلے مکرم الحاج رشید احمد صاحب کا جنازہ ہے جن کی وفات ملواکی امریکہ میں 7رفروری 2015ء کو ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی عمر وفات کے وقت 91 سال تھی۔ مرحوم امریکہ کے شہر سینٹ لوئس میں 1923ء میں پیدا ہوئے۔ 1947ء میں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ بیعت کرنے کے دو سال بعد 1949ء میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ چلے گئے جہاں خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ریلوے سٹیشن جا کر استقبال کیا۔ انہوں نے جامعہ احمدیہ میں پانچ سال تعلیم حاصل کی پھر باقاعدہ مبلغ بنے۔ پاکستان میں قیام کے دوران اردو اور پنجابی زبان پر عبور حاصل کیا۔ امریکہ سے سب سے پہلے جامعہ احمدیہ میں بطور طالبعلم داخل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اسی طرح ربوہ میں پانچ سال قیام کے دوران آپ کو حضرت

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
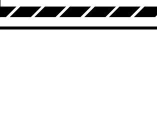
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص رفاقت بھی نصیب ہوئی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے آپ کا رشتہ مبلغ احمدیت حاجی ابراہیم خلیل صاحب کی صاحبزادی مکرمہ سارہ قدسیہ صاحبہ سے کروا دیا جن کے بطن سے آپ کے ہاں تین بچے ہوئے۔ ایک بیٹے کی وفات ہو چکی ہے۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی آپ کی اس پہلی شادی سے حیات ہیں۔ امریکہ میں رہتے ہیں۔ 1955ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو امریکہ میں بطور مبلغ بھجوایا گیا۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کی ربوہ سے روانگی کے وقت اپنے دست مبارک سے آپ کو ایک نصیحت فرمائی اور ایک پگڑی کا کُلاہ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑے کا ایک ٹکڑا سلا ہوا تھا آپ کو بطور تحفہ عطا فرمایا جو ابھی تک آپ کے پاس موجود تھا۔ اب آپ کے بچوں کے پاس ہے۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے سب سے پہلے مقامی امریکن مشنری تھے۔ آپ نے امریکہ میں شکاگو، سینٹ لوئس اور دوسرے شہروں میں بطور مشنری کے علاوہ امیر جماعت امریکہ کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں۔

اس کے علاوہ آپ ایک لمبا عرصہ صدر ملواکی جماعت اور مختلف مرکزی عُہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ دوسری شادی آپ کی سینٹ لوئس کے سابق صدر جماعت مکرم خالد عثمان صاحب کی بیٹی عزیزہ احمد سے ہوئی جن سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ آپ کے دور صدارت میں جماعت ملواکی کی امریکن احمدیوں پر مشتمل ایک بڑی جماعت کی بنیاد پڑی جو امریکہ کی دوسری جماعتوں کے مقابل پر اکثریت میں ہے۔ 1998ء میں انہیں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ ملواکی میں جماعت کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں میں بھی مقبول تھے۔ 20 سال سے ٹی وی کے ایک پروگرام، اسلام لائیو، پر باقاعدہ آ رہے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک جماعت کے ہفتہ وار تبلیغی سٹال پر باقاعدگی سے جانا اختیار کئے رکھا۔ وفات سے قبل جب تک ہوش میں تھے آپ نرسوں کو بھی تبلیغ احمدیت کرتے رہے۔ 86-1985ء میں انہوں نے شہر کی مشہور یونیورسٹی ’’یونیورسٹی آف وسکانسن (University of Wisconsin) میں عام مسلمانوں کے لئے ایک بڑے جلسے کا اہتمام کیا۔ موصوف نے یونیورسٹی آف وسکانسن کے نوجوانوں کے ساتھ بھی رابطہ رکھا ہوا تھا۔ باقاعدگی سے کیمپس میں تقاریر کیا کرتے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں طلباء کو اسلام کی پُرامن تعلیم سے آگاہ کیا۔ مرحوم باقاعدگی سے متعدد لوکل اور سٹیٹ لیڈرز کے ساتھ بھی رابطہ رکھتے تھے۔ اتوار کے روز عام لوگوں کے لئے میٹنگ رکھتے جن میں احمدی احباب کے علاوہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے دوسرے احباب بھی آتے اور ان کی باتوں سے مستفیض ہوتے۔ دوستوں کے اظہار پر اور مرکز کی اجازت سے آپ نے اپنی یادداشتوں کو جن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت خاص میں پاکستان کے مختلف مقامات کے سفروں پر جانے اور سوال و جواب کی مجالس میں بیٹھنے اور باقاعدہ طور پر نوٹ بک میں نوٹس کو درج کرنا شامل تھا اس کو کتابی صورت میں طبع کروانا تھا۔ اس غرض کے لئے کئی سالوں کی محنت کے بعد یہ کتاب تیار ہوئی اور اب مرکز کی منظوری سے شائع ہونے والی ہے۔

مربی سلسلہ ملک فاران ربّانی لکھتے ہیں کہ نو ماہ قبل بطور مبلغ یہاں میری آپ سے پہلی ملاقات ہوئی۔ میری عمر کم ہونے کے باوجود آپ نہایت محبت سے ملے۔ پھر جب میں نے آپ سے جماعت ملواکی میں بعض پروگراموں کے متعلق مشورہ کرنا چاہا تو اردو میں مجھے مخاطب ہو کر کہا ’’مولانا صاحب! آپ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں آپ جو کہیں گے ہم نے صرف اطاعت کرنی ہے‘‘ اور بڑا اطاعت کا جذبہ ان میں تھا۔ شمشاد صاحب بھی لکھتے ہیں کہ امریکہ آیا تو ہمیشہ میں نے انہیں حضرت مصلح موعود کی باتیں سناتے ہوئے پایا۔ اپنی زندگی کو بھی انہوں نے حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے مطابق ڈھالا ہوا تھا۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر ان کی تقریر بھی حضرت مصلح موعود کی یادوں کے بارے میں تھی اور یہ کہ آئندہ اور موجودہ نسلوں کو ان یادوں کے ذریعہ کیا پیغام دیں گے۔ اسلام احمدیت اور خلافت کے دفاع میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ ہمیشہ احمدیت کی تبلیغ، دفاع اور خلافت کے لئے ایک ننگی تلوار تھے۔ آپ ہمیشہ احمدیت کی تبلیغ میں سرگرم رہتے تھے۔ بڑھاپے کی عمر میں بھی جبکہ جسم ناتواں اور نحیف تھا آپ اکیلے ہی تبلیغ کیا کرتے تھے اور مسٹر تبلیغ کے نام سے مشہور تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کافی لوگ ان کے جنازے میں شامل ہوئے۔

اور یہ جنازہ غائب حسن عبداللہ صاحب آف ڈیٹرائٹ کا ہے۔ یہ بھی امریکن ہیں۔ 30 رجنوری 2015ء کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 26 رستمبر 1929ء کو ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کا پیدائش کا نام ولیم ہنری تھا۔ 1970ء کی دہائی میں ایک احمدی برادرم مکرم وہاب صاحب جو کہ ان کے کلاس فیلو تھے ان کے ذریعے انہوں نے اسلام احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ قبول اسلام کے بعد ان کا نام حسن عبداللہ رکھا گیا۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک ایک فدائی احمدی تھے۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ روزانہ تلاوت کرنا ان کا معمول تھا۔ بتایا کرتے تھے کہ وہ سورۃ کہف کی پہلی اور آخری دس آیات مستقل تلاوت کیا کرتے ہیں۔ نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ سب سے پہلے مسجد آ کر اپنی خوبصورت آواز میں اذان دیتے۔ نماز جمعہ کے لئے بہت پہلے آ کر نوافل اور تلاوت قرآن کریم کرتے۔ بہت صاف ستھرا لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو گھر جانے کی بجائے ہسپتال سے ہی سیدھے جمعہ کے لئے یہ مسجد میں آ گئے۔ ڈیٹرائٹ میں مسجد کو آگ لگ گئی تھی اور دوبارہ تعمیر کی گئی تو اس دوران انہوں نے نہایت اخلاص سے افراد جماعت کے لئے اپنا گھر پیش کئے رکھا تا کہ وہ نماز جمعہ ان کے گھر میں ادا کرتے رہیں۔ سلسلہ کی کتب و رسائل بہت شوق سے پڑھتے۔ آپ ان خاص لوگوں میں سے تھے جن کی روحوں میں سچائی کے لئے ایک تڑپ تھی اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق پائی اور آخری لمحے تک اپنے عہد بیعت کو نبھایا۔ ان کی اہلیہ وفات پا چکی ہیں۔ بچے تو ان کے احمدی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جلسہ سالانہ نیپال 21 مارچ 2015 کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے جلسہ سالانہ نیپال کے انعقاد کیلئے ازراہ شفقت 21 مارچ 2015 بروز ہفتہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

یہ جلسہ بمقام پرسونی بھاٹہ ضلع پرسا میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ یہ جگہ بہار کے شہر رکسول کے قریب ہے۔ احباب جماعت سے اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے اور جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان)

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

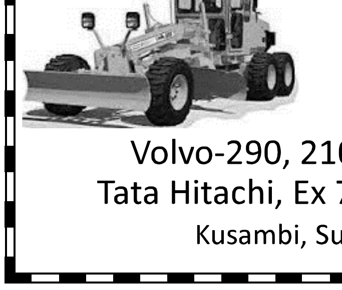
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

فقہی مسائل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی روشنی میں

طاعون زدہ علاقہ میں جانے کی ممانعت

ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرے اہل خانہ اور بچّے ایک ایسے مقام میں ہیں جہاں طاعون کا زور ہے۔ میں گھبرایا ہوا ہوں اور وہاں جانا چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

مَت جاؤ۔ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرہ:١٩٦) پچھلی رات کو اُٹھ کر اُن کے لئے دُعا کرو۔ یہ بہتر ہوگا بہ نسبت اس کے کہ تم خود جاؤ۔ ایسے مقام پر جانا گُناہ ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 203)

زیور پر زکوٰۃ۔ غیر احمدی کا جنازہ غیر احمدی کے پیچھے نماز

(26؍اپریل 1902) ایک شخص نے عرض کی کہ زیور پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا کہ:

جو زیور استعمال میں آتا ہے اور مثلاً کوئی بیاہ شادی پر مانگ کرلے جاتا ہے تو دے دیا جاوے وہ زکوٰۃ سے مستثنٰی ہے۔

سوال ہوا کہ جو آدمی اس سلسلہ میں داخل نہیں اُس کا جنازہ جائز ہے یا نہیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا:

اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا اور ہمیں بُرا کہتا اور سمجھتا تھا تو اس کا جنازہ نہ پڑھو اور اگر خاموش تھا اور درمیانی حالت میں تھا تو اس کا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے بشرطیکہ نماز جنازہ کا امام تم میں سے کوئی ہو ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امامِ نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا:

پہلے تمہارا فرض ہے کہ اُسے واقف کرو۔ پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے۔ اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ فرمایا اگر کوئی ایسا آدمی جو تم میں سے نہیں اور اُس کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے غیر لوگ موجود ہوں اور وہ پسند نہ کرتے ہوں کہ تم میں سے کوئی جنازہ کا پیش امام بنے اور جھگڑے کا خطرہ ہو تو ایسے مقام کو ترک کرو۔ اور اپنے کسی نیک کام میں مصروف ہو جاؤ۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 206)

سیونگ بینک اور تجارتی کارخانوں کے سُود کا حکم

(25؍مئی 1902) ایک شخص نے ایک لمبا خط لکھا کہ سیونگ بینک کا سُود اور دیگر تجارتی کارخانوں کا سُود جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس کے ناجائز ہونے سے اسلام کے لوگوں کو تجارتی معاملات میں بڑا نقصان ہو رہا ہے۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور جب تک کہ اس کے سارے پہلوؤں پر غور نہ کی جائے اور ہر قسم کے ہرج اور فوائد جو اس سے حاصل ہوتے ہیں وہ ہمارے سامنے پیش نہ کئے جاویں ہم اسکے متعلق اپنی رائے دینے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ یہ جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں طریق روپیہ کمانے کے پیدا کئے ہیں۔ مسلمان کو چاہئے کہ اُن کو اختیار کرے اور اس سے پرہیز رکھے۔ ایمان صراط مستقیم سے وابستہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو اس طرح سے ٹال دینا گناہ ہے مثلاً اگر دُنیا میں سؤر کی تجارت ہی سب سے زیادہ نفع مند ہو جاوے تو کیا مسلمان اس کی تجارت شروع کردیں گے۔ ہاں اگر ہم یہ دیکھیں کہ اسکو چھوڑنا اسلام کے لئے ہلاکت کا موجب ہوتا ہے تب ہم فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ (نحل:١١٦) کے نیچے لاکر اس کو جائز کہہ دیں گے۔ مگر یہ کوئی ایسا امر نہیں اور یہ ایک خانگی امر اور خود غرضی کا مسئلہ ہے۔ ہم فی الحال بڑے بڑے عظیم الشّان اُمورِ دینی کی طرف متوجہ ہیں۔ ہمیں تو لوگوں کے ایمان کا فِکر پڑا ہوا ہے۔ ایسے ادنیٰ امور کی طرف ہم توجہ نہیں کرسکتے۔ اگر ہم بڑے عالیشان مہمّات کو چھوڑ کر ابھی سے ایسے ادنیٰ کاموں میں لگ جائیں تو ہماری مثال اس بادشاہ کی ہوگی جو ایک مقام پر ایک محل بنانا چاہتا ہے۔ مگر اس جگہ بڑے شیر اور درندے اور سانپ ہیں اور نیز مکھّیاں اور چیونٹیاں ہیں۔ پس اگر وہ پہلے درندوں اور سانپوں کی طرف توجہ نہ کرے اور ان کو ہلاکت تک نہ پہنچائے اور سب سے پہلے مکھّیوں کے فنا کرنے میں مصروف ہو تو اس کا کیا حال ہوگا۔ اس سائل کو لکھنا چاہئے کہ تم پہلے اپنے ایمان کا فکر کرو اور دو چار ماہ کے واسطے یہاں آکر ٹھہرو تا کہ تمہارے دل و دماغ میں روشنی پیدا ہو اور ایسے خیالات میں نہ پڑو۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 210)

نماز عربی زبان میں پڑھنی چاہئے

نماز اپنی زبان میں نہیں پڑھنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے جس زبان میں قرآن شریف رکھا ہے اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ ہاں اپنی حاجتوں کو اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے سامنے بعد مسنون طریق اور اذکار کے بیان کرسکتے ہیں۔ مگر اصل زبان کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے۔ عیسائیوں نے اصل زبان کو چھوڑ کر کیا پھل پایا۔ کچھ بھی باقی نہ رہا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 288)

پان، حُقّہ، زردہ (تمباکو) وغیرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

حدیث میں آیا ہے وَمِنْ حُسْنِ الْاِسْلَامِ تَرْكُ مَالَا يَعْنِيْهِ یعنی اسلام کا حُسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان، حُقّہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اَور بھی نقصان اُن کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشّی اشیاء نہیں دی جاوے گی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مُضر صحت چیزوں کو مُضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔

یہ سچّی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبّی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے اُن کو ضائع کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

عِلم نُور ہے اور جہالت ایک موت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآن شریف میں علم کی مذمت نہیں بلکہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:٢٩) ہے۔ اور نیم ملّاں خطرہ ایمان مشہور مثل ہے پس میرے مخالفوں کو علم نے ہلاک نہیں کیا بلکہ جہالت نے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰہٰ:١١٥) پس اگر علم کوئی معمولی اور چھوٹی سی چیز ہوتی تو یہ دعا آپ کو تعلیم نہ کی جاتی۔ اور پھر فرمایا مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (البقرہ:٢٧٠) غرض ساری سعادتیں علم صحیح کی تحصیل میں ہیں۔ یہ جس قدر لوگ نصرانی ہوئے ہیں وہ جہالت کے سبب ہوئے۔ اگر علم کامل ہوتا تو انسان کو خدا نہ بناتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنمی کہیں گے لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (الملک:١١) یہ جو کہتے ہیں اَلْعِلْمُ اَلْحِجَابُ الْاَكْبَر یہ غلط ہے۔ اَلْجَهْلُ اَلْحِجَابُ الْاَكْبَر۔ علم نُور ہے وہ حجاب نہیں ہوسکتا۔ بلکہ جہالت حجاب اکبر ہے۔ خدا کا نام علیم ہے۔ اور پھر قرآن میں آیا ہے اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ (الرحمٰن:٢،٣) اسی لئے ملائکہ نے کہا لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ (البقرہ:33) مختصر یہ کہ یاد رکھو کہ ساری زہریں نادانی میں ہیں۔ جہالت سچ مچ ایک موت ہے۔ تمام اطبّاء اور ڈاکٹر اور دوسرے لوگ جو غلطی کھاتے ہیں وہ قصور علم کی وجہ سے کھاتے ہیں۔ انبیاء علم لے کر آتے ہیں جب دنیا میں ظلمت چھا جاتی ہے اور مخلوق شیطان ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں رہتا اُس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تجدید کے لئے بھیجتا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 223)

جو شخص دُنیا کیلئے نفع رساں ہو اُس کی عمر دراز کی جاتی ہے

’’یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (الرعد:١٨) حقیقت یہی ہے کہ جو شخص دنیا کے لئے نفع رساں ہو اس کی عمر دراز کی جاتی ہے۔ اس پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھوٹی تھی یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔ اوّل اس لئے کہ انسانی زندگی کا اصل منشاء اور مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کرلیا۔ آپؐ دُنیا میں اس وقت آئے جبکہ دنیا کی حالت بالطّبع مصلح کو چاہتی تھی اور پھر آپؐ اُس وقت اُٹھے جب پوری کامیابی اپنی رسالت میں حاصل کرلی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المائدہ:4) کی صدا کسی دوسرے آدمی کو نہیں آئی اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا پوری کامیابی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اب جس حال میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پورے طور پر کامیاب ہو کر اُٹھے، پھر یہ کہنا کہ آپؐ کی عمر تھوڑی تھی سخت غلطی ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض ابدی ہیں اور ہر زمانہ میں آپؐ کے فیوض کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اس لئے آپؐ کو زندہ نبی کہا جاتا ہے۔ اور حقیقی حیات آپؐ کو حاصل ہے۔ طُولِ عمر کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوگیا۔ اور اس آیت کے موافق آپ ابدالآباد کے لئے زندہ رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 229)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’...... یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض مخالفِ اسلام بھی لمبی عمر حاصل کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ اُن کا وجود بھی بعض رنگ میں مفید ہی ہوتا ہے۔ دیکھو ابوجہل بدر کی جنگ تک زندہ رہا۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر مخالف اعتراض نہ کرتے تو قرآن شریف کے تیس سپارے کہاں سے آتے۔ جس کے وجود کو اللہ تعالیٰ مفید سمجھتا ہے اسے مہلت دیتا ہے۔ ہمارے مخالف بھی جو زندہ

ہیں وہ مخالفت کرتے ہیں۔ اُن کے وجود سے بھی یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق و معارف عطا کرتا ہے۔ اب اگر مہر علیشاہ اتنا شور نہ مچاتا تو نزول مسیح کیسے لکھا جاتا۔

اس طرح پر جو دوسرے مذاہب باقی ہیں ان کے بقا کا بھی یہی باعث ہے تا کہ اسلام کے اصولوں کی خوبی اور حُسن ظاہر ہو۔ اب دیکھ لو کہ نیوگ اور کفارہ کے اعتقاد والے مذہب اگر موجود نہ ہوتے تو اسلام کی خوبیوں کا امتیاز کیسے ہوتا۔ غرض مخالف کا وجود اگر مفید ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے مہلت دیتا ہے۔ ''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 233)

زِیارتِ رسولِ مقبول ﷺ کا نسخہ

(۹۔اگست ۱۹۰۲ کی شام) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) نماز مغرب سے فارغ ہو کر حسب معمول بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کپورتھلہ سے آئے ہوئے دو تین احباب نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد ایک صاحب کی نسبت عرض کیا گیا کہ یہ قاری ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ کچھ سُناؤ۔ چنانچہ انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے ارشاد کے موافق سورۂ مریم کا ایک رکوع نہایت ہی عمدہ طور پر پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد قاری صاحب سے حضرت اقدس معمولی امور دریافت فرماتے رہے۔ زاں بعد قاری صاحب نے عرض کی کہ حضور بہت عرصہ سے مجھے اس امر کا اشتیاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھے ہو جاوے۔ اس لئے آپ کوئی وظیفہ مجھے بتا دیجئے کہ ایک جھلک ہو جاوے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا :

دیکھو! آپ نے میری بیعت کی۔ جو شخص بیعت میں داخل ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان مقاصد کو مدنظر رکھے جو بیعت سے ہیں۔ یہ امور کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جاوے اصل منشاء اور مدعا سے دُور ہیں۔ انسان کا اصل منشا یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن شریف میں بھی یہ اصل مقصد نہیں رکھا گیا۔ بلکہ فرمایا ہے اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (آل عمران :۳۲) اصل غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی اتباع ہے۔ جب انسان آپ کی اتباع میں کھویا جاتا ہے تو ایسا بھی ہو جاتا ہے ضمناً زیارت بھی ہو جاوے۔ جیسے کوئی میزبان کسی کی دعوت کرتا ہے تو وہ اس کے لئے عمدہ کھانے لاتا ہے لیکن ان کھانوں کے ساتھ وہ ایک دسترخوان بھی لے آتا ہے۔ ہاتھ بھی دُھلائے جاتے ہیں۔ حالانکہ اصل مقصد تو کھانا ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی اتباع کرتا ہے وہ اس کو اپنا مقصد ٹھہراتا ہے اس کے ساتھ آپ کی زیارت کا ہو جانا بھی کسی وقت ممکن ہے۔ دیکھو بہت سے لوگ یہاں جو بیعت کرنے کے لئے آتے ہیں وہ مجھے دیکھتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں وہ تبدیلی جو میری اصل غرض ہے اور جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں، نہیں ہوتی تو میرے دیکھنے سے اُن کو کیا فائدہ ہوا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص بڑا ہی بدبخت ہے اور اس کی کچھ بھی قدر اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں جس نے گو سارے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہو مگر وہ سچّا اخلاص وفاداری اور خدا تعالیٰ پر سچّا ایمان خشیۃ اللہ اور تقویٰ اس کے دل میں نہ ہو۔ پس یاد رکھو نری زیارتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ نے جو پہلی دُعا سکھلائی ہے اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا اصل مقصود زیارت ہوتا تو وہ اِهۡدِنَا کی جگہ اَرِنَا صُوَرَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ کی دعا تعلیم فرماتا جو نہیں کیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں دیکھ لو کہ آپ نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہو جاوے گو آپ کو معراج میں سب کی زیارت بھی ہوگئی۔ پس یہ امر مقصود بالذّات ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اصل مقصد سچّی اتباع ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 238)

رشوت کی تعریف

(9۔اگست 1902 کی شام) حضرت مولانا نور الدین صاحب نے عرض کی کہ حضور ایک سوال اکثر آدمی دریافت کرتے ہیں کہ اُن کو بعض وقت ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ جب تک وہ کسی اہلکار وغیرہ کو کچھ نہ دیں ،اُن کا کام نہیں ہوتا اور وہ تباہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

میرے نزدیک رشوت کی یہ تعریف ہے کہ کسی کے حقوق کو زائل کرنے کے واسطے یا ناجائز طور پر گورنمنٹ کے حقوق کو دبانے یا لینے کے لئے کوئی مابہ الاحتظاظ کسی کو دیا جائے۔ لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ کسی دوسرے کا اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کا کوئی حق ہو صرف اس لحاظ سے کہ اپنے حقوق کی حفاظت میں کچھ دے دیا جاوے تو کوئی حرج نہیں اور یہ رشوت نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ہم راستہ پر چلے جاویں اور سامنے کوئی کُتّا آجاوے تو اس کو ایک ٹکڑا روٹی کا ڈال کر اپنے طور پر جاویں اور اس کے شرّ سے محفوظ رہیں۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 239)

رشوت ہرگز نہیں دینی چاہئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جاویں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جاوے، جس سے کسی کے حقوق کے اتلاف مدنظر نہ ہو بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو، تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی بلکہ لَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ ۔(البقرۃ: 196) فرمایا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 243)

★ ★ ★

کیا نبی قتل بھی ہو سکتا ہے؟

قتل انبیاء کے مسئلہ کا حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت میں جُھوٹے نبی کی یہ علامت لکھی ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور ادھر ایسی عبارتیں بھی ہیں کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض نبی قتل ہوئے تو پھر وہ علامت کیسے صحیح ہو سکتی ہے؟ فرمایا :

راستباز کی یہی نشانی ہے کہ جس مطلب کے لئے خدا نے اُسے پیدا کیا ہے جب تک وہ پورا نہ ہولے یا کم از کم اس کے پورا ہونے کی ایسی بنیاد نہ ڈال دے کہ اسے تنزّل نہ ہو تب تک وہ نہ مرے۔ مگر ایک کذّاب سے یہ بات کب ہو سکتی ہے۔ قتل سے مراد یہ ہے کہ اُس قتل میں ناکامی اور نامرادی ساتھ نہ ہو اور جب تک ایک انسان اپنا کام پورا کر چکے تو پھر خود مر جاوے یا کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو کیا موت تو بہر حال آنی ہی ہے کسی صورت میں آگئی اس میں کیا حرج ہے اور کامیابی کی موت پر کسی کو بھی تعجب نہیں ہوا کرتا اور نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ نے قتلِ نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے اَفَاۡئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ (آل عمران : ۱۴۵) جس سے قتلِ انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے اب جنگوں کے بیچ میں ہزاروں افسر مارے جاتے ہیں لیکن اگر اُن کی موت کامیابی اور فتح اور نصرت کی ہو تو اس پر کوئی رنج نہیں کرتا بلکہ خوشی کرتے ہیں اور جو خدا کے اہل ہوتے ہیں ان کا قتل تو اُن کے لئے زندگی ہے کہ اپنے قائم مقام ہزاروں چھوڑ جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اس وقت ہوئی کہ زمانہ ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِي الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ (الروم : ۴۲) کا مصداق تھا اور گئے اس وقت جبکہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ (النصر:۲) کی سند آپ کو مل گئی۔ پس اگر آپؐ کو کامیابی نہ ہوتی لیکن آپ کسی کے ہاتھ سے قتل بھی نہ ہوئے تو اس سے کیا فائدہ تھا؟ اور یہ کون سا مقام فخر کا ہے۔ ہاں جب ایک شخص سلطنت قائم کرتا ہے اور اپنے قائم مقام مظفر و منصور چھوڑتا ہے تو کیا پھر دشمن کی خوشی کا موجب ہو سکتا ہے؟ بڑی سے بڑی ذلّت یہ ہے کہ ناکامی اور نامرادی کی موت آوے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کامیابی کی حالت میں قتل کئے جاتے تو اس سے آپ کی شان میں کیا حرف آسکتا تھا؟ یہ بھی لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دی گئی تھی آپ کی موت میں اس زہر کا بھی دخل تھا مگر ہم کہتے ہیں کہ جب آپ کی موت ایسی حالت میں ہوئی کہ کافر اس بات سے نا اُمید ہو گئے کہ ان کا دین پھر عود کرے گا تو ایسی حالت میں اگر آپ زہر یا قتل سے مرتے تو کون سی قابلِ اعتراض بات تھی؟ دین تو تباہ نہیں ہو سکتا تھا۔ غرضیکہ توریت میں جس قتل کا ذکر ہے تو اس سے نامرادی اور ناکامی کی موت مراد ہے۔ حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام قریبی رشتہ دار تھے۔ یحییٰؑ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی۔ اگر یحییٰؑ قتل ہوئے تو پھر عیسٰیؑ اُن کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یحییٰؑ کوئی صاحبِ شریعت نہ تھے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وعدہ توریت کا صاحبِ شریعت کے لئے ہو۔ انگریزوں اور سکھوں کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ سِکھ لوگ ان میں اکثر انگریزوں کو قتل کرتے رہے لیکن اب جس حالت میں کہ انگریز فاتح اور بادشاہ ہیں تو کیا سِکھ یہ فخر کر سکتے ہیں کہ ہم نے اس قدر انگریزوں کو قتل کیا۔ یہ کوئی جگہ فخر کی نہیں ہے کیونکہ آخر میدان انگریزوں کے ہاتھ رہا۔ زندہ وہ ہوتا ہے جس کا سکّہ چلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کروڑہا مسلمان موجود ہیں اور ابو جہل کے بعد اس کا تابع کوئی نہیں بلکہ اس کی اولاد ہونے کا کوئی نام نہیں لیتا۔ تو کیا اب ابو جہل کی طرف سے کوئی یہ بات کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مسلمانوں کو فلاں جگہ شکست دی تھی یا کوئی بیوقوف اگر یہ کہے کہ ہوا کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مر گئے اور ابو جہل بھی تو یہ اس کی غلطی ہے۔ مقابلہ تو کامیابی سے ہوتا ہے۔ ابو جہل کا نام ندارد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تخت موجود ہے۔

انبیاء کو خدا ذلیل نہیں کیا کرتا۔ انبیاء کی قوتِ ایمانی یہ ہے کہ خدا کی راہ میں جان دے دینا وہ اپنی سعادت جانیں۔ اگر کوئی موسیٰ علیہ السلام کے قصّہ پر نظر ڈال کر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ وہ ڈرتے تھے تو یہ بالکل فضول امر ہے اور اس ڈر سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ان کو جان کی فکر تھی بلکہ ان کو یہ خیال تھا کہ منصبِ رسالت کی بجا آوری میں کہیں اس کا اثر بُرا نہ پڑے۔

میرے نزدیک مومن وہی ہے کہ اگر اس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان نہ دی ہو تو وہ روحانی طور پر ضرور جان دے کر شہید ہو چکا ہو۔ پس اگر موسیٰؑ کو جان کا ہی خوف تھا تو اس سے (اگر یہ افواہ سچ ہے کہ شہزادہ پیر مولوی عبد اللطیف خان صاحب سنگسار کر کے مارے گئے ہیں) عبد اللطیف صاحب ہی اچھے رہے جنہوں نے ایمان نہ دیا اور جان دے دی۔ پس ہمارا تو یہی خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مَیں نامُراد مارا جاؤں اور فرضِ رسالت ادا نہ ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 414، ایڈیشن 2003)

★ ★ ★

کٹک میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مورخہ 18 جنوری 2015 بروز اتوار احمدیہ مسلم مشن کٹک میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سید طاہر احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور عزیزم سید ذکی احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اس جلسہ میں مکرم غلام رسول صاحب معلم سلسلہ کٹک، مکرم فیروز الدین خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کٹک، عزیز سید ذکی احمد اور مکرم محمد معراج علی صاحب مبلغ انچارج ضلع کٹک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ دوران تقاریر عزیزم توصیف احمد صاحب، مکرم فیروز الدین خان صاحب اور مکرم سید معین احمد صاحب نے قصیدہ اور نظمیں پڑھیں۔ صدارتی تقریر و دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (امیر ضلع کٹک)

ممبئی میں دو روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ ممبئی میں 6۔7 دسمبر 2014 کو مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے مشترکہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا۔ اس کیمپ کا آغاز مورخہ 6 دسمبر 2014 کو باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس القرآن اور وقفہ طعام کے بعد افتتاحی پروگرام زیر صدارت مکرم صدر جماعت احمدیہ ممبئی عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم عطاء الکریم نے کی۔ نظم عزیزم سرمد احمد رائچوری نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے اس تربیتی کیمپ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعدہ تربیتی کلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ خاکسار نے وضو کے آداب اور اذان کے متعلق تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم شمیم خان صاحب کارکن جماعت احمدیہ ممبئی نے نماز کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کا طریق کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ احباب جماعت نے بعض سوالات کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

نماز ظہر و عصر اور کھانے سے فارغ ہو کر تربیتی کیمپ کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ مکرم میر افتخار علی صاحب نائب مبلغ انچارج ممبئی نے حدیث اور دینی معلومات پڑھائی۔ کلاس کے بعد بچوں کو سمندر کی سیر کرائی گئی۔ نماز مغرب و عشا کے بعد تیسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ مکرم شمیم صاحب نے انصار و خدام کی قرآن کریم کی تجوید کی کلاس لی۔ اسی دوران مکرم جعفر علی خان صاحب معلم ممبئی نے اطفال و ناصرات کی دینی معلومات کی کلاس لی۔

دوسرے دن مورخہ 7 دسمبر 2014ء کو صبح 9 بجے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ مکرم عبد السلام صاحب تمام اطفال و ناصرات کو نہرو سائنس پارک لے گئے جہاں بچوں کو ایک گھنٹہ کا سائنس شو دکھایا گیا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم جعفر علی خان صاحب نے اطفال و ناصرات کی مشترکہ کلاس لی۔ جس میں آپ نے بچوں کو تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

بعد ازاں مکرم شمیم خان صاحب نے بچوں کی کلاس لی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعض واقعات سنائے۔ اختتامی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم انوار الحق خان صاحب نے کی۔ مکرم عبادۃ الحق خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم میر افتخار علی صاحب نائب مبلغ انچارج ممبئی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ نبوت، ابتدائی حالات جنگ بدر، جنگ اُحد، اور آنحضورؐ کے روزمرہ کے معمولات زندگی کے موضوع پر نہایت سلیس پیرائے میں تقریر کی۔ بعدہ عزیزم عمران علی خان صاحب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قبولیت اسلام کا واقعہ بیان کیا۔ آخر پر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر حالات زندگی، آپ کا مقام و مرتبہ اور سفر ہوشیار پور کی روئداد بیان کی۔ اس موقعہ پر بچوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ بعد ازاں احباب جماعت نے تربیتی کلاس کے متعلق اپنے تاثرات پیش کئے۔ دُعا کے بعد یہ تربیتی کیمپ اپنے اختتام کو پہنچا۔

(سید عبد الہادی کاشف مبلغ انچارج ممبئی)

جماعت احمدیہ مانیکا گوڑہ اُڈیشہ کی تبلیغی و تربیتی مساعی

☆ مانیکا گوڑہ میں مورخہ 7 فروری 2015ء بمقام احمدیہ مسجد لجنہ اماء اللہ کی ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف تربیتی پہلوؤں پر علماء سلسلہ نے تقاریر کیں۔ مکرم فضل حق خان صاحب ایڈیٹر اخبار بدر اُڑیہ نے "بد رسومات کے متعلق اسلامی تعلیمات" بزبان اڑیہ تقریر کی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع خوردہ/نیا گڑھ نے مستورات کا تعلیمی جائزہ لیا اس تربیتی کلاس میں 35 خواتین نے شرکت کی۔

☆ مورخہ 7 فروری 2015 کو مانیکا گوڑہ کی احمدیہ مسجد میں ایک تبلیغی و تربیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم امیر صاحب ضلع خوردہ/نیا گڑھ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی اختر الدین خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی مقصود علی احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔

بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم مولوی فضل حق خان صاحب ایڈیٹر اخبار بدر اڑیہ نے "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ" بزبان اُڑیہ تقریر کی۔

مکرم مولوی مقصود علی احمد خان صاحب مبلغ انچارج کیرنگ نے بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم غلام احمد صاحب بھونیشور نے ایک اُڑیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے "حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر صاحب جماعت احمدیہ مانیکا گوڑا نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(فرزان احمد خان۔ مبلغ انچارج ضلع خوردہ، نیا گڑھ۔ اڈیشہ)

مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں
جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا انعقاد

قادیان دار الامان میں مورخہ 25 فروری 2015 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مبشر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ قادیان نے ادا کئے۔

تلاوت قرآن مجید مکرم مبشر احمد صاحب بنگالی مربی سلسلہ نے کی۔ آپ نے سورۃ جمعہ کا پہلا رکوع مع ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا" پڑھ کر سُنایا۔

اس اجلاس میں دو تقاریر تھیں۔ پہلی تقریر مکرم مولوی نیاز احمد نائک صاحب اُستاد جامعہ احمدیہ نے "متن پیشگوئی مصلح موعود اور تکمیل پیشگوئی کی روئداد" کے موضوع پر کی۔ آپ نے پیشگوئی کے بعض پہلوؤں مثلاً "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اور وہ جلد جلد بڑھے گا"۔ وغیرہ کا ذکر کیا۔ بعد ازاں مکرم مرشد احمد صاحب نے ایک نظم "اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ" خوش الحانی سے پڑھی۔

دوسری تقریر مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب ایڈیٹر بدر ہندی نے "حضرت مصلح موعودؓ کے انتظامی کارنامے" کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے انتظامی کارناموں مثلاً ذیلی تنظیموں اور مجلس شوریٰ کا قیام وغیرہ پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔

بعد ازاں مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت کریمہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ (الحاقہ:۴۵) کے حوالے سے بتایا کہ اگر یہ پیشگوئی نعوذ باللہ جھوٹی تھی تو من وعن پوری کس طرح ہوگئی۔ کیوں نہ اس کے مقابل پر خدائی تقدیر حرکت میں آئی؟ کوئی شخص اوّل تو یہ دعویٰ ہی نہیں کرسکتا کہ اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ پھر یہ کہنا کہ بیٹا ہوگا اور فلاں فلاں صفات کا حامل ہوگا، اس وقت تک ناممکن ہے جب تک علیم و خبیر خدا تعالیٰ کی طرف سے کامل انکشاف نہ ہو۔

دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر قادیان کے لوکل احباب کے علاوہ کشمیر سے آنے والے مہمانوں کی بھی ایک خاصی تعداد موجود تھی۔ علاوہ ازیں مجلس شوریٰ کے نمائندگان اور ہندوستان بھر کی جماعتوں سے آئے ہوئے مبلغین کرام کی ایک کثیر تعداد موجود بھی تھی۔ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں

امام سے آگے نہ بڑھو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی۔ اس کے بعد ہماری طرف توجہ کی اور فرمایا:

"اے لوگو! مَیں تمہارا امام ہوں۔
رکوع، سجود، قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے آگے نہ بڑھو"۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تحریم سبق الامام۔ حدیث نمبر 646)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

بذریعہ لاؤڈ اسپیکر جلسہ کی کاروائی سننے کا انتظام تھا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں اسلام و احمدیت کی خدمت کیلئے ہر وقت وقف رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(تنویر احمد ناصر۔نائب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان)

مجلس انصاراللہ ساؤتھ 24 پرگنہ کی دوروزہ تربیتی کلاس

مورخہ 12 فروری 2015ء کو مجلس انصاراللہ ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال کی دوروزہ تربیتی کلاس کا آغاز ہوا۔افتتاحی تقریب مکرم شیخ حاتم علی صاحب امیر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم شیخ محمد علی صاحب مبلغ انچارج ساؤتھ پرگنہ نے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی اور تربیتی کلاس کا آغاز ہوا۔

اس دوروزہ تربیتی کلاس میں نماز تہجد، ترتیل القرآن، اجتماعی تلاوت، نظام خلافت واطاعت اور انصاراللہ کی ذمہ داری، اصلاح اعمال، تعلیم القرآن وانصاراللہ کی ذمہ داری، تبلیغ کے ذرائع، مجلس انصاراللہ کے لائحہ عمل اور رپورٹ بھیجنے کا طریقہ وغیرہ کے موضوع پر مبلغین ومعلمین کرام اور عہدے داران نے کلاسز لیں۔دوسرے روز نماز جمعہ اور نماز عصر کے بعد اختتامی پروگرام کا آغاز زیر صدارت مکرم شیخ محمد علی صاحب مبلغ انچارج ساؤتھ 24 پرگنہ ہوا۔تلاوت وعہد نامہ کے بعد مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب معلم سلسلہ نے حضور انور کے خطبہ کی روشنی میں درود شریف کی اہمیت وفضیلت پر تقریر کی۔اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ دوروزہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اختتام کو پہنچی۔اس تربیتی کلاس میں 15 مجالس کے 60 سے زائد انصار حاضر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اس کلاس کے بہتر نتائج ظاہر کرے اور اس کلاس کو کامیاب بنانے والے تمام مبلغین ومعلمین اور انصار بزرگان کو بہتر اجر عطا کرے۔آمین۔

(شیخ مفسر احمد۔نائب مبلغ انچارج ساؤتھ 24 پرگنہ)

افسوس! مکرم عبداللطیف سندھی صاحب وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس! مکرم عبداللطیف سندھی صاحب ابن مکرم عبدالرحیم سندھی صاحب درویش مرحوم وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ایک عرصہ سے آپ بعارضہ کینسر علیل چلے آرہے تھے۔نہایت صبر اور ہمت سے اس تکلیف کو برداشت کیا۔لمبا عرصہ آپ کو نظارت تعمیرات میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔مورخہ 21 جنوری 2015 کو بوقت سوا بارہ بجے دوپہر آپ اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔آپ کی نماز جنازہ اسی روز مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔بعد تدفین مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے دعا کروائی۔آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔(ادارہ)

❁❁❁

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے
اُس پر ہر اک نظر ہے بدرالدّجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے
مَیں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پَردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دِل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب وامیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
آنکھ اُس کی دُوربیں ہے دِل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مَہ لقا یہی ہے

❁❁❁

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

خوش قسمت ہوتی ہے وہ نسل جو نیکیوں پر قائم ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والی ہو

اور ایسی نسل اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتی جب تک نسل پیدا کرنے والے جو مرد اور عورت ہیں وہ خود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے نہ ہوں

ہر نئے قائم ہونے والے رشتے کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جس مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 جنوری 2013ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا: تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا۔

میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ نکاح اور شادی ایک ایسا موقعہ ہے جہاں خوشی کا اظہار ہے، دو خاندانوں کا ملاپ ہے۔ لڑکے اور لڑکی کا نیا رشتہ قائم ہو رہا ہے تو وہاں اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو رہا ہے۔ نسل پھیلانے کا حکم بھی اللہ تعالیٰ کا ہی ہے لیکن خوش قسمت ہوتی ہے وہ نسل جو نیکیوں پر قائم ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والی ہو۔ اور ایسی نسل اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتی جب تک نسل پیدا کرنے والے جو مرد اور عورت ہیں وہ خود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے نہ ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نکاح کے موقعہ پر تقویٰ پر چلنے، ایک دوسرے کا خیال رکھنے، رشتوں کا پاس رکھنے، احساس اور جذبات کا خیال رکھنے اور پھر اس کے ساتھ ہی آئندہ آنے والی کل جو ہے اس پر نظر رکھنے کا حکم دیا ہے۔ وہ کل اس دنیا کی بھی کل ہے جس میں ہر روز اللہ تعالیٰ پر ایمان میں مضبوطی پیدا ہونی چاہئے اور وہ کل اگلے جہان کی کل بھی ہے جہاں یہ نیک اعمال جائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان رضا پانے والا بنتا ہے۔

پس ان باتوں کو ہمیشہ ایک احمدی مسلمان کو یاد رکھنا چاہئے۔ ہر نئے قائم ہونے والے رشتے کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جس مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے اور اسی مقصد کو خود بھی حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے ساتھ ہی آئندہ نسلوں میں بھی اس مقصد کا احساس پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان چند الفاظ کے بعد اب میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ لئیقہ احمد بنت مکرم الطاف احمد صاحب کا ہے جو عزیزم قاضی مسعود رمضان احمد بھٹی صاحب کے ساتھ تیرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو قاضی ناصر احمد بھٹی صاحب کے بیٹے ہیں۔ عزیزہ لئیقہ واقفہ نو ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی بڑی خدمت کرنے والی ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھتی ہے اور اس میں اخلاص اور وفا بھی بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص کو آئندہ بھی قائم رکھے اور اگلی نسلوں میں بھی اس کو جاری فرمائے۔ اسی طرح قاضی ناصر بھٹی صاحب جو ہیں یہ بھی پرانے بڑے وفادار اور اخلاص رکھنے والے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو حقیقت میں آئندہ بھی ان روایتوں کو، ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جو ان خاندانوں میں تھیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ، دفتر پی ایس لندن)

❀❀

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

وصـــایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7191 میں جبار احمد ولد مکرم محمد حفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اکتوبر 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت احمد ملکانہ   العبد: جبار احمد   گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر:7192 میں محمد طارق ولد مکرم عبدالغنی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طاہر   العبد: محمد طارق   گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر:7193 میں وسیم احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ وڈمان، محبوب نگر، تلنگانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر   العبد: وسیم احمد   گواہ: فرحت احمد ملکانہ

مسل نمبر7194 میں عرفان احمد ولد مکرم نیاز احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان، مستقل پتہ: خان پور ملکی بہار۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد خادم   العبد: عرفان احمد   گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر:7195 میں ظہیر احمد ناصر ولد مکرم ناصر احمد سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: جماعت احمدیہ بدھانو۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس وی شبیل   العبد: ظہیر احمد ناصر   گواہ: مشتاق احمد خان

مسل نمبر:7196 میں شاہ رخ خان ولد مکرم مجید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 17 سال تاریخ بیعت 2013 ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت احمد ملکانہ   العبد: شاہ رخ خان   گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر:7197 میں دبیر الحق خان ولد مکرم شمس الحق خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان۔ مستقل پتہ حلقہ دارالسلام کیرنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قمر الحق خان   العبد: دبیر الحق خان   گواہ: حافظ تنویر الحق خان

مسل نمبر:7198 میں عاقب احمد وگے ولد مکرم عبدالوہاب وگے صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2012 ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: رینج لنگن ڈورا کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 اپریل 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین   العبد: عاقب احمد وگے   گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر:7199 میں ناظم الدین ولد مکرم عبد الاوّل ملا صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ نراز بیٹا، آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت احمد شاہد   العبد: ناظم الدین   گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر:7200 میں محمد زبیر احمد ولد مکرم عبدالحیٔ صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن جامعہ احمدیہ قادیان، مستقل پتہ فرش کندی میگھالیہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد خادم   العبد: محمد زبیر احمد   گواہ: فرحت احمد

مسل نمبر:7201 میں عبد النور نیر ولد مکرم عبد المنان عاجز صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان، مستقل پتہ دہری ریلوٹ جموں وکشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں

گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد خادم　　العبد: عبدالنور نیّر　　گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر: 7202 میں نجیب اللہ نائیک ولد مکرم فرید احمد نائیک صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان، مستقل پتہ آسنور کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شفیق کے۔ این　　العبد: نجیب اللہ نائک　　گواہ: عبدالمومن راشد

مسل نمبر: 7203 میں جاوید احمد نجار ولد مکرم بشیر احمد نجار صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان۔ مستقل پتہ آسنور کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت احمد ملکانہ　　العبد: جاوید احمد نجار　　گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر: 7204 میں عمران احمد ناصر ولد مکرم محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان مستقل پتہ: دہری رلیوٹ جموں وکشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلال احمد گنائی　　العبد: عمران احمد ناصر　　گواہ: مبشر احمد خادم

مسل نمبر: 7205 میں مکرم شیخ شہباز منعم ولد مکرم شیخ عبد المنعم صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: کیرنگ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلال احمد گنائی　　العبد: شیخ شہباز منعم　　گواہ: شفیق کے این

مسل نمبر 7206 میں ظاہر حسین ولد مکرم محمد مصطفیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2006 ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان ورڈونگر۔ مستقل پتہ تملناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد خادم　　العبد: ظاہر حسین　　گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر: 7207 میں صہیب احمد وانی ولد مکرم عبد العلیم وانی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ، آسنور کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحت احمد ملکانہ　　العبد: صہیب احمد وانی　　گواہ: مظفر احمد ظفر

مسل نمبر: 7208 میں فاروق احمد شیخ ولد مکرم عبد الغفار شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ، آسنور کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد بیگ　　العبد: فاروق احمد شیخ　　گواہ: محمود فانی

مسل نمبر: 7209 میں سعید احمد ڈار ولد مکرم عبد الحمید ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ، آسنور کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد بیگ　　العبد: سعید احمد ڈار　　گواہ: محمود فانی

مسل نمبر: 7211 میں نور سلطان سردار ولد مکرم حکیم رضا الکریم صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ، جلپائی گوڑی بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظہر احمد وسیم　　العبد: نور سلطان سردار　　گواہ: رستم احمدی

مسل نمبر: 7212 میں ایم ناجد احمد ولد مکرم ایم ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: حسیب احمد ایم　　العبد: ایم ناجد احمد　　گواہ: ایم طاہر احمد کریم

مسل نمبر: 7213 میں عبد الباسط ولد مکرم عبد الواحد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اکتوبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد ظفر　　العبد: عبدالباسط　　گواہ: مبشر احمد خادم

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

پس خواہ حضرت خلیفہ اول ہوں یا میں ہوں یا کوئی بعد میں آنے والا خلیفہ جب یہ بات پیش کر دی جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے تو آگے سے یہ کہنا کہ فلاں خلیفہ نے یوں کہا ہے غلطی ہے جو اگر عدم علم کی وجہ سے ہے تو سند نہیں ہو سکتی اور اگر علم کی وجہ سے ہے تو گویا خلیفہ کو اس کے متبوع کے مقابل پر کھڑا کرنا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ اگر متبوع کے کسی حوالے کی تشریح خلیفہ نے کی ہے تو یہ کہا جائے کہ آپ اس کے معنی یہ کرتے ہیں لیکن فلاں خلیفہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں۔ اس طرح خلیفہ نبی کے مقابل پر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ اس شخص کے مقابلے پر کھڑا ہوتا ہے جو نبی کے کلام کی تشریح کر رہا ہے۔
حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ خلفاء کو سب باتیں معلوم ہوں۔ کیا حضرت ابوبکر اور عمر کو ساری احادیث یاد تھیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو ہم کو یاد نہیں اور دوسرے آکر بتاتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں جن کے پاس یہ باتیں ہیں وہ اگر سنائیں تو بڑا احسان ہے۔ فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ خلیفہ سب باتوں سے واقف ہو۔ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تازہ تازہ کتابیں شائع ہوتی تھیں ان میں سے بہت کم پڑھتے تھے۔ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ آپ مولوی صاحب کو پروف پڑھنے کے لئے کیوں بھیجتے ہیں یہ کتابیں۔ وہ تو اس کے ماہر نہیں ہیں اور ان کو پروف دیکھنے کی کوئی مشق نہیں ہے۔ بعض لوگ اس کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض نہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں خطبہ دیکھتا ہوں مگر اس میں پھر بھی بیسیوں غلطیاں چھپ جاتی ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں تو بعض لوگ پروف دیکھنے کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض نہیں ہوتے۔ تو کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ مولوی صاحب تو اس کے ماہر نہیں ہیں آپ ان کو پروف کیوں دکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب کو فرصت کم ہوتی ہے اور وہ بیمار وغیرہ دیکھتے رہتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ پروف ہی پڑھ لیا کریں تا ہمارے خیالات سے واقفیت رہے۔ اور پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پڑھنے کے باوجود یہ ضروری نہیں کہ ہر بات یاد بھی ہو۔ تو اس سے یہ واضح ہو گیا کہ خلفاء اگر کوئی ایسی تشریح کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تشریح سے الٹ ہے تو اس کے بارے میں اطلاع کر دینی چاہئے اور اگر خلیفہ وقت سمجھے کہ یہ جو تشریح کی گئی تھی اس کی یہ تشریح ہو سکتی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے تو پھر وہی تسلیم ہو گی اور اگر نہیں تو پھر وہ درست کر لے گا اپنی بات کو۔ لیکن بہرحال یہ سمجھنا کہ اس نے یہ کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا۔ آپس میں تضاد کیوں ہے یہ باتیں غلط ہیں تضاد کوئی نہیں ہوتا ہاں بعض دفعہ عدم علم ضرور ہوتا ہے۔

چانداور سورج گرہن کے واقعہ کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک مخالف مولوی جو غالباً گجرات کا رہنے والا تھا ہمیشہ لوگوں سے کہتا رہتا تھا کہ مرزا صاحب کے دعوے سے بالکل دھوکہ نہ کھانا۔ حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ مہدی کی علامت یہ ہے کہ اس کے زمانے میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن لگے گا۔ جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو اور سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے میں گرہن نہ لگے ان کے دعوے کو ہرگز سچا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اتفاق کی بات کہ وہ مولوی ابھی زندہ ہی تھا کہ سورج اور چاند کے گرہن کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ گرہن لگ گیا تو اس مولوی کے ہمسائے میں ایک احمدی رہتا تھا اس نے سنایا کہ جب سورج کو گرہن لگا تو اس مولوی نے گھبراہٹ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ٹہلنا شروع کر دیا وہ ٹہلتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ''ہن لوگ گمراہ ہون گے۔ ہن لوگ گمراہ ہون گے'' یعنی اب لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عفو اور درگذر کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ جس جس رنگ میں دشمنوں نے آپ کا مقابلہ کیا دوست جانتے ہیں۔ دشمنوں نے کمہاروں کو آپ کے برتن بنانے سے سقوں کو پانی دینے سے بند کر دیا لیکن پھر جب کبھی وہ معافی کے لئے آئے تو حضرت صاحب معاف ہی فرما دیتے تھے۔

ایک دفعہ آپ کے کچھ مخالف پکڑے گئے تو مجسٹریٹ نے کہا کہ میں اس شرط پر مقدمہ چلاؤں گا کہ مرزا صاحب کی طرف سے سفارش نہ آئے کیونکہ اگر انہوں نے بعد میں معاف کر دیا تو پھر مجھے خواہ مخواہ ان کو گرفتار کرنے کی کیا ضرورت ہے مگر دوسرے دوستوں نے کہا کہ نہیں اب انہیں سزا ضرور ہی ملنی چاہئے۔ جب مجرموں نے سمجھ لیا کہ اب سزا ضرور ملے گی تو انہوں نے حضرت صاحب کے پاس آکر معافی چاہی۔ حضرت صاحب نے کام کرنیوالوں کو بلا کر فرمایا کہ ان کو معاف کر دو۔ انہوں نے کہا ہم تو اب وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم کسی قسم کی سفارش نہیں کریں گے۔ حضرت اقدس فرمانے لگے کہ وہ جو معافی کے لئے کہتے ہیں تو ہم کیا کریں۔ مجسٹریٹ نے کہا دیکھا وہی بات ہوئی جو میں پہلے کہتا تھا۔ مرزا صاحب نے معاف کر ہی دیا۔

تو یہ واقعات جو ہیں یہ صرف ہمیں ان سے محظوظ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے اوپر لاگو بھی کرنے چاہئیں۔ معافی اور درگذر کی طرف کافی توجہ کی ضرورت ہے۔ پھر ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا کرتے ہیں۔ میں نے اپنے کانوں مخالفین کی گالیاں سنیں اور اپنے سامنے بٹھا کر سنیں مگر باوجود اس کے تہذیب اور متانت کے ساتھ ایسے لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پتھر بھی کھائے اسوقت بھی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر امرتسر میں پتھر پھینکے گئے۔ اس وقت میں بچہ تھا مگر اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مجھے حصہ دے دیا۔ لوگ بڑی کثرت سے اس گاڑی پر پتھر مار رہے تھے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے تھے۔ میری اس وقت چودہ پندرہ سال کی عمر ہو گی۔ گاڑی کی ایک کھڑکی کھلی تھی میں نے وہ کھڑکی بند کرنے کی کوشش کی لیکن لوگ اس زور سے پتھر مار رہے تھے کہ کھڑکی میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور پتھر میرے ہاتھ پر لگے۔ پھر جب سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پتھر پھینکے گئے اس وقت بھی مجھے لگے۔ پھر جب تھوڑا عرصہ ہوا میں سیالکوٹ گیا تو باوجود اس کے کہ جماعت کے لوگوں نے میرے اردگرد حلقہ بنا لیا تھا مجھے چار پتھر لگے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو تحریک کی کہ ایسے جلسے منعقد کئے جائیں جن میں ہر شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ دنیا میں کون ہے جو اپنے آپ کو حق پر نہیں سمجھتا لیکن جب خیالات میں اختلاف ہو تو ضروری ہے کہ اسے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے۔ یہی بات اگر حکومت پاکستان سمجھ لے یا عرب دنیا میں سمجھ لیں لوگ تو پھر تبلیغ کے بڑے رستے وسیع ہو جائیں اور ان کو خود پتا لگ جائے کہ کون حق پر ہے اور کون غلط۔

پھر ملکہ کو تبلیغ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ پہلے زمانوں میں کیا مجال تھی کہ کوئی بادشاہ کو تبلیغ کر سکے۔ یہ بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی سمجھی جاتی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کو ایک خط لکھا جس میں اسے اسلام کی طرف بلایا اور کہا کہ اگر اسے قبول کر لو گی تو آپ کا بھلا ہو گا۔

ایک ترک سفیر ایک دفعہ قادیان آیا۔ اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آج سے کئی سال پہلے جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے ایک ترکی سفیر یہاں آیا۔ ترکی حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے اس نے مسلمانوں سے بہت سا چندہ لیا اور جب اس نے جماعت احمدیہ کا ذکر سنا تو قادیان بھی آیا۔ حسین کامی اس کا نام تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کی گفتگو ہوئی اس کا خیال تھا کہ مجھے یہاں سے زیادہ مدد ملے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا وہ احترام کیا جو ایک مہمان کا کرنا چاہئے۔ پھر مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے کچھ نصائح کیں کہ دیانت و امانت پر قائم رہنا چاہئے۔ لوگوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ نصیحتیں کیں تو اس سفیر کو بہت بری لگیں اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ اسلامی حکومت کی ہتک کرتے ہیں۔ اس موقع پر بھی مولویوں نے عام شور مچا دیا کہ ترکی کی حکومت جو محافظ حرمین شریفین ہے اس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہتک کی ہے۔ جب یہ شور بلند ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم یہ کہتے ہو کہ ترکی کی حکومت مکہ اور مدینے کی حفاظت کرتی ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ترکی کی حکومت چیز ہی کیا ہے کہ وہ مکہ اور مدینے کی حفاظت کرے۔ مکہ اور مدینہ تو خود ترکی کی حکومت کی حفاظت کر رہے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ بیان کر کے کہ جس شخص کے دل میں مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے متعلق اتنی غیرت ہو اس کے ماننے والوں کے متعلق کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر خانہ کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بج جائے تو وہ خوش ہوں۔ ہم تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ تسلیم کیا جائے کہ حقیقی طور پر مکہ اور مدینہ کی کوئی حکومت حفاظت کر رہی ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ عرش سے خدا مکہ اور مدینہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ کوئی انسان ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں ظاہری طور پر ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی دشمن ان مقدس مقامات پر حملہ کرے تو اس وقت انسانی ہاتھ کو بھی حفاظت کے لئے بڑھایا جائے لیکن اگر خدانخواستہ کبھی ایسا موقع آئے تو اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حفاظت کے متعلق جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے انسانوں پر عائد کی ہے اس کے ماتحت جماعت احمدیہ کس طرح سب لوگوں سے زیادہ قربانی کرتی ہے۔ ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو ان کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکے کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا خدا اس شخص کو اندھا کر دے گا اور اگر خدا تعالیٰ نے کبھی یہ کام انسانوں سے لیا تو جو ہاتھ اس بدبیں آنکھ پھوڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے ان میں ہمارا ہاتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے آگے ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی ہر احمدی کے دل میں مقامات مقدسہ کے بارے میں یہی جذبات ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان اور یقین میں بھی ہمیشہ اضافہ کرتا رہے اور قربانی کرنے والوں کی صف اول میں ہمیشہ ہمیں رکھے۔

بعد ازاں حضور انور نے مکرم سمیر بہوتہ صاحب کا جو 24رفروری 2015 کو جرمنی میں وفات پا گئے تھے ذکر خیر فرمایا اور ان کی خدمات اور اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا مرحوم خلفاء احمدیت سے جنون کی حد تک محبت کرنے والے، حکام بالا کی اطاعت کرنے والے تبلیغ کے جذبے سے سرشار، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

اسی طرح مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم نے 78-1977 میں خود بیعت کی 2011 میں آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو گئے تھے۔ کچھ عرصہ سے کینسر میں مبتلا تھے۔ ان کی وفات ہو گئی۔

حضور انور نے ہر دو مرحومین کے لواحقین کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور بعد نماز جمعہ ہر دو مرحومین کا جنازہ غائب پڑھایا۔

❁❁❁

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 5 March 2015 Issue No.10

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

ہم تو سمجھتے ہیں کہ عرش سے خدا مکّہ اور مدینہ کی حفاظت کر رہا ہے

کوئی انسان ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں

اور ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو ان کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 27 فروری 2015 بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت میر حسام الدین صاحب جن کا بڑا تعلق تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ میر حسام الدین صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے گئے تو آپ سے تعلق پیدا ہوا۔ فرماتے ہیں کہ وہاں کچہری کی چھوٹی سی ملازمت پر کئی سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام رہے۔ انہی ایام میں حکیم حسام الدین صاحب سے تعلقات ہوئے اور آخر وقت تک تعلقات قائم رہے۔ یہ تعلقات صرف انہی کے ساتھ نہ رہے بلکہ ان کے خاندان کے ساتھ بھی رہے۔ ان کے بعد میر حامد شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے میں خاص لوگوں میں شمار ہوتے رہے۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حضرت میر حامد شاہ صاحب کے بارے میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تاہم حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ جو ابتداء کے تعلقات تھے اس مثال سے ان کی خصوصیت نظر آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوے کے بعد سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حکیم حسام الدین صاحب کو آپ کے تشریف لانے کی بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے ایک مکان میں آپ کے ٹھہرانے کا انتظام کیا لیکن جس مکان میں آپ کو ٹھہرایا گیا اس کے متعلق جب معلوم ہوا کہ اس کی چھت پر منڈیر کافی نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ گھر تو صحیح نہیں ہے۔ آپ نے واپسی کا ارادہ فرما لیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے ذریعے سے ہی باہر مردوں کو لکھ دیا کہ کل ہم واپس قادیان چلے جائیں گے۔ نیز یہ بھی بتلا دیا کہ یہ مکان ٹھیک نہیں کیونکہ اس کی چھت پر منڈیر نہیں۔ جونہی حکیم حسام الدین صاحب کو معلوم ہوا کہ حضور اس لئے واپس تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ مکان مناسب نہیں۔ مکان کے متعلق عرض کیا انہوں نے کہ مکان کے متعلق تو یہ ہے کہ تمام شہر میں سے جو مکان بھی پسند ہو اسی کا انتظام ہو سکتا ہے۔ رہا واپس جانا تو کیا آپ اس لئے یہاں آئے تھے کہ فوراً واپس چلے جائیں اور لوگوں میں میری ناک کٹ جائے۔ اس بات کو ایسے لب و لہجے میں انہوں نے کہا اور اس زور کے ساتھ کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالکل خاموش ہو گئے اور آخر میں کہا اچھا ہم نہیں جاتے۔

ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کا بہت مداح ہوں لیکن ایک بہت بڑی غلطی آپ سے ہوئی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ علماء کسی کی بات نہیں مانا کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر مان لی تو ہمارے لئے موجب ہتک ہو گی۔ اس لئے ان سے منوانے کا یہ طریق ہے کہ ان کے منہ سے ہی بات نکلوائی جائے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ چیدہ چیدہ علماء کی دعوت کرتے اور ایک میٹنگ کر کے یہ بات ان کے سامنے پیش کرتے کہ عیسائیوں کو حیات مسیح کے عقیدے سے بہت مدد ملتی ہے اور وہ اعتراض کر کے اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہارا نبی فوت ہو گیا اور ہمارے مذہب کا بانی آسمان پر ہے۔ اس لئے وہ افضل بلکہ خود خدا ہے۔ اس کا کیا جواب دیا جائے۔ تو وہ شخص کہنے لگا کہ اس وقت علماء یہی کہتے کہ آپ ہی فرمائیے اس کا کیا جواب ہے۔ آپ کہتے کہ رائے تو دراصل آپ لوگوں کی ہی صائب ہو سکتی ہے۔ یہ تجویز پیش کر رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہ میرا خیال ہے کہ آپ یہ کہتے کہ میرا خیال ہے کہ فلاں آیت سے حضرت مسیح کی وفات ثابت ہو سکتی ہے۔ علماء فوراً کہہ دیتے کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ بسم اللہ کر کے اعلان کیجئے۔ ہم تائید کے لئے تیار ہیں۔ پھر اسی طرح یہ مسئلہ پیش ہو جاتا کہ حدیثوں میں مسیح کی دوبارہ آمد کا ذکر ہے مگر جب مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے تو اس کا کیا مطلب سمجھا جائے گا۔ اس پر کوئی عالم آپ کے متعلق کہہ دیتا کہ آپ ہی مسیح ہیں اور تمام علماء نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دینی تھی۔ یہ تجویز سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میرا دعویٰ انسانی چال سے ہوتا تو بیشک ایسا ہی کرتا مگر یہ خدا کے حکم سے تھا۔ خدا نے جس طرح سمجھایا اسی طرح میں نے کیا۔ تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ چالیں اور فریب انسانی چالوں کے مقابل پر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی جماعتیں ان سے ہرگز نہیں ڈر سکتیں۔ یہ ہمارا کام نہیں خود خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے 1903ء میں جب ایک شخص عبدالغفور نے جو اسلام سے مرتد ہو کر آریہ ہو گیا تھا اور اس نے اپنا نام دھرم پال رکھ لیا تھا۔ ''ترک اسلام'' نام کی کتاب لکھی تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب لکھا جو ''نور الدین'' کے نام سے شائع ہوا۔ یہ کتاب روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی جاتی تھی۔ جب دھرم پال کا یہ اعتراض آیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ ٹھنڈی ہوئی تھی تو دوسروں کے لئے کیوں نہیں ہوتی اور اس پر حضرت خلیفہ اول کا یہ جواب سنایا گیا کہ اس جگہ نار سے ظاہری آگ مراد نہیں بلکہ مخالفت کی آگ مراد ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ابراہیم کہا ہے اگر لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کس طرح ٹھنڈی ہوئی تو وہ مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لیں کہ آیا میں اس آگ میں سے سلامتی کے ساتھ نکل آتا ہوں یا نہیں۔ کیا طاعون آگ سے کم ہے اور دیکھ لو کیا یہ کم معجزہ ہے کہ چاروں طرف طاعون آئی مگر ہمارے مکان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا۔ پس اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچا لیا ہو تو کیا بعید ہے۔ ہماری طرف سے مولوی صاحب کو کہہ دو کہ یہ مضمون کاٹ دیں۔ چنانچہ انہوں نے کاٹ دیا اور پھر نئے فقرات لکھے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ معجزات کے بارے میں انبیاء ہی کی رائے صحیح سمجھی جا سکتی ہے کیونکہ وہ ان کی دیکھی ہوئی باتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ آدھ آدھ گھنٹہ باتیں کرتا ہے سوال کرتا اور جواب پاتا ہے اس کی باتوں تک تو خواص بھی نہیں پہنچ سکتے کجا یہ کہ عوام الناس جنہوں نے کبھی خواب ہی نہیں دیکھا اور اگر دیکھا ہو تو ایک دو سے زیادہ نہیں اور پھر اگر زیادہ بھی دیکھیں تو دل میں تردد رہتا ہے کہ شاید یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یا نفس کا ہی خیال ہے۔ مگر جو یہ کہتے ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ ادھر ہم نے سونے کے لئے تکئے پر سر رکھا ادھر یہ آواز آنی شروع ہوئی کہ دن میں تمہیں بہت گالیاں لوگوں نے دی ہیں۔ یعنی سارا دن تمہیں بہت گالیاں ملی ہیں مگر فکر نہ کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تکئے پر سر رکھنے سے لے کر اٹھنے تک اللہ تعالیٰ اسی طرح تسلی دیتا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعض دفعہ ساری ساری رات یہی الہام ہوتا رہتا ہے کہ انی مع الرسول أقوم۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے بزرگ اور نیک لوگ ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں مگر اس حد تک نہیں جس حد تک نبی سمجھ سکتا ہے۔ نبی نبی ہی ہے اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کلام ایسے رنگ میں ہوتا ہے جس کی مثال دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔

حضرت مصلح موعود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرے اپنے الہام اور خواب اس وقت تک ہزار کی تعداد میں پہنچ چکے ہوں گے مگر اس شخص کی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رات کے الہامات کے برابر بھی نہیں یہ ہو سکتے جسے شام سے لے کر صبح تک انی مع الرسول أقوم۔ کا الہام ہوتا رہا۔ پھر آپ نے فرمایا ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے بزرگوں کی عزت کریں لیکن جب ہم ان کو انبیاء کے مقابلے پر کھڑا کرتے ہیں تو گویا خواہ مخواہ ان کی ہتک کراتے ہیں۔ ہر شخص کا اپنا اپنا مذاق ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خلفاء کی عزت اسی میں ہوتی ہے کہ متبوع کی پیروی کریں۔ یعنی جس کی اتباع کی ہے جس کی بیعت کی ہے اس کی پیروی کریں۔ خلفاء کی عزت اسی طرح قائم رہتی ہے۔ خلفاء سے بھی اگر عدم علم کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو جسے اس کا علم ہو اسے چاہئے کہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے شاید آپ کو اس کا علم نہ ہو۔

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad